



سترہواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۹ جون ۱۹۹۹ء بمطابق ۳ ربیع الاول ۱۴۲۰ ہجری

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۵	دعا مغفرت برائے شہداء کی گئی۔	۲
۶	وقفہ سوالات۔	۳
۲۸	رخصت کی درخواستیں۔	۴
۲۹	ضمنی بجٹ برائے سال ۱۹۹۸-۱۹۹۹ء پر عام بحث۔	۵
۴۵	وزیر خزانہ سید احسان شاہ کا جواب۔	۶
۵۳	مطالبات زر کی منظوری۔	۷

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا سترھواں اجلاس مورخہ ۱۹ جون ۱۹۹۹ء بمطابق ۳ ربیع الاول
۱۴۱۹ھ بوقت بجے زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد
ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ يُعَادِي الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَيَّ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن مَّحْمَةِ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْعَفُوفُ الرَّحِيمُ

ترجمہ - آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو۔ جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ اللہ کی
رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کرے گا۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے
اور پیارا رحم کرنے والا ہے۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

سردار عبدالرحمان کھیتراں: جناب اسپیکر صاحب جو ہمارے کارگل سیکٹر پہ جو ہمارے
بلوچستان کے سپوت شہید ہوئے ہیں۔ میجر حیدری اور کیپٹن ذوالفقار اور اسکے علاوہ جو ہمارے جانناز
پاکستانی آفیسر یا سپاہی شہید ہوئے ہیں ان کے لئے مغفرت کی دعا اور سندھ کے سیلاب میں جو جانی
نقصان ہوا ہے ان کے لئے بھی دعا مغفرت کرائیں۔ (مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی)

عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر 448 دریافت فرمائیں۔

۴۴۸X۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل (مورخہ ۳ فروری ۱۹۹۹ء، پی ۲۹۹ کورس - سیدہ)

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی

جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور

اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی کیے گئے آفیسران/ اہلکاران کے نام ولدیت، گریڈ

، عہدہ، جائے تعیناتی اور ضلع رہائش کیا ہے نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عہدہ بمعہ بھرتی قانون و

قواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات:

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی

جانب سے صوبائی محکموں اور ان سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد تھی۔

(ب) ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء کے دوران کوئی آفیسر بھرتی نہیں کیا گیا۔ محکمہ امور

حیوانات حکومت بلوچستان نے ایس۔ اینڈ جی۔ اے ڈی کے نوٹیفیکیشن کے مطابق مراسلہ نمبر

SORI (5) 13 (1) S8 GAD -9۷

1302/1402 Dated , 21 - 3 98

جن کے والدین نوکری دوران وفات پا گئے تھے۔ ان کی جگہ ان کے بچوں کو تعینات کیا گیا

ہے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ایریکیشن کے لئے بھی اور ابھی حیوانات کیلئے بھی دن کروڑ ساٹھ لاکھ روپے ایک سو چھ ملین یعنی جس پہلو کو دیکھے جعفر آباد کیا بات ہے وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں۔

مولانا اللہ دادا خیر خواہ: (وزیر محکمہ امور حیوانات): اس سلسلے میں گزارش ہے کہ یہ پراجیکٹ جہاں رکھے گئے ہیں یہ ہم سے پہلے کے گورنمنٹ کے ہیں اور اگر میں یہ کہوں کہ یہ آپ حضرات کے دور حکومت میں ایسا ہوا اگرچہ یقینی طور پر مجھے معلوم نہیں ہے لیکن باہر والے فنڈز دیتے ہیں اور وہ اپنے صوابدید برعلاقے کا تعین کرتے ہیں۔ ان جگہوں کی تعین شاید اس لئے کی گئی ہے کہ اصل میں زراعت والوں کو یہ پراجیکٹ دیا گیا تھا اور ہمیں اس سے تھوڑا سا حصہ دیا گیا اور ان کا مطلب یہ کہ وہ نہری علاقہ ہے اور وہاں پانی دستیاب ہے لہذا وہ زمین جو ہے جلد سرسبز ہو سکتے ہیں اس پر میرا نیک گمان ہے کہ وہاں رکھیں گئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو یہ جب دوسرے صوابدید استعمال کرتے ہیں تو ہمارے صوبائی حکومت کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے۔ ہماری ترقیاتی کام ہمارے ترجیحات پر اور پھر آپ نے فرمایا شاید کہ پہلے کی گورنمنٹ نے کی ہے جب آپ گورنمنٹ میں آئے تو اتنے بڑے رقم کو کیوں صحیح ڈائریکشن نہیں دیا۔

جناب اسپیکر: یہ تو ضمنی سوال نہیں بنا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں اس کا explanation دینا ہو گا جناب والا ان کے کل پراجیکٹ یہ ہے دو تین پراجیکٹس ہیں۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم صاحب آپ کی اپنی سوال دوہرائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ اس کو اگر کسی اور نے کیا ہے آپ نے اس کو اپنے صوبے کے مفاد میں اس کی صحیح کیوں نہیں کی ہے۔

مولانا امیر زمان: یہ ایشین بینک کے پراجیکٹس ہیں اور ۱۹۸۴ء سے چل رہے ہیں۔ جب پراجیکٹ ایشین بینک کے حوالے سے جہاں بھی شروع ہوتے ہیں تو ان کو کوئی کدھر اور شفٹ نہیں

کروا سکتا ہاں آئندہ کے لئے آپ مولانا صاحب کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی ایسے اضلاع ہے جو نظر انداز ہوئے ہیں ان کو آئندہ ترجیحی بنیاد پر اس میں شامل کیا جائے۔ لیکن یہ پہلے والے پراجیکٹ پچھلے پندرہ سال سے چل رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس طرح میں کھڑ کہتا ہوں یعنی اب یہ جو اس طرح رکھے گئے کہ اریکیشن کا خرچہ ۸ ارب ہمارا اس پر کوئی اعتراض نہیں ۸ ارب بالکل پانی کے لئے نہر تعمیر کریں فلاح کریں لیکن دوسری طرف بہت ذرخیز زمین قابل کاشت زمین اس کے لئے تو ایک ارب روپے تو رکھیں آپ نے سرے سے ان تمام صوبے کو نکال دیا اور پھر اسی میں متعلق کوئی اور پراجیکٹ اب یہ کروڑوں روپے کروڑوں اربوں کے پراجیکٹس آپ اس طرح چلائیں گے تو پھر آپ نے صوبے کے لئے کام نہیں کرنا ہے۔

جناب اسپیکر: اگلا سوالی عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۴۹۳۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل مورے ۳ فروری ۱۹۹ اور ۱۳ اپریل ۱۹۹ کو موثر شدہ)

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

۱۳ اگست ۱۹۹ سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات / اداروں

سے تبادلہ شدہ افسران / اہلکاران کے نام عہدہ گریڈ مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ، اور ضلع رہائش کیا

ہے، نیز تبادلہ شدہ افسران / اہلکاران اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے تفصیل دی

جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات:

جواب مخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کوئی ضمنی سوال نہیں۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال عبدالرحیم خان مندوخیل۔

۵۹۷X۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

- (الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں/ اداروں کے بشمول وزیر، کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئیں ہیں۔ ان آفیسران اور اہلکاران کے نام و عہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔
- (ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تاحال مذکورہ ہر گاڑی کے (PoI) و مرمت پر آمد اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات

تفصیلی فہرست (الف) آخر پر منسلک ہے۔ لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ (وزیر امور حیوانات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا اگر کوئی ضمنی سوال ہوا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا سیکرٹری لائیو اسٹاک کو گاڑی ۱۹۹۹ء میں الاٹ ہوئی

ہے پانچ مہینے میں پیٹرول کا اتنا زیادہ خرچہ کیوں ہوا؟

مولانا اللہ داد خیر خواہ۔ (وزیر محکمہ امور حیوانات)۔ میں جب اکثر دورے پر جاتا

ہوں تو سیکرٹری صاحب کو بھی لے جاتا ہوں جسکی وجہ سے انکی گاڑی کا پیٹرول کا خرچہ زیادہ ہوتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو پانچ مہینے میں سیکرٹری صاحب اتنا زیادہ خرچہ کرتا ہے۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ (وزیر محکمہ امور حیوانات): جناب آپ کو بلوچستان کے ذریعہ

آمد رفت کا خود پتہ ہے اگر آپ خرچے کو زیادہ سمجھتے ہیں میں اس کو کم سمجھوں گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ اسے کم سمجھتے ہیں۔

جناب اسپیکر: دور دراز علاقے ہیں بلوچستان بڑا وسیع و عریض ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ اچھی بات ہے کہ وزیر صاحب اس کو کم سمجھتے ہیں یعنی کہ وہ بڑا

مضمون ہے۔

جناب اسپیکر: Thank you very much Next question abdul

Rahim Khan Mondokhail

۶۳۹X۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر سکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی وغیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر اسکیم / پراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تال حال مذکورہ ہر اسکیم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ تاریخ اشتہار، ٹینڈر بمعنا ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک تنخواؤں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے۔؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے۔ اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸، ۹۹ کے دوران شروع کئے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیم / پراجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں، ضلع وار تفصیل دی جائے؟
وزیر امور پرورش حیوانات:

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ امور حیوانات میں جاری نئے و مرمت اسکیم / پراجیکٹ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نام پراجیکٹ / اسکیم	مختص رقم	ضلع	بیمیت
ایٹ فیڈر کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ	۱۰۶،۲۵۲ ملین روپے	نصیر آباد / جعفر آباد	پراجیکٹ ۲۰۰۰ تک جاری ہے۔
پراجیکٹ (لائسنس ٹاک کیونٹی)			

نام پراجیکٹ / اسکیم	مختص رقم	ضلع	کیفیت
۲۔ ویٹرنری ہیلتھ سروسز وڈر پیسٹ بیماری کا خاتمہ	۱۰۶،۵۹۸ ملین روپے	تمام صوبہ بلوچستان	وڈر پیسٹ بیماری کی صوبہ بھر سے جمع کئی کی جائے گی پراجیکٹ ابھی شروع نہیں ہوا امید ہے کہ ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء سے شروع ہوگا۔
۳۔ اینٹل ہیلتھ کی بہتری برائے مضبوطی ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کوئٹہ	۲۹،۷۱	کوئٹہ	ویکسین کی تیاری (مختلف بیماریوں) کے خلاف، اور علاج معالجہ کی بہتر سہولیات کے لئے بیماری کا بروقت پتہ لگانے کے لئے ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کو فعال ادارہ بنایا جائے گا۔ یہ اسکیم اگلے مالی سال شروع ہونے کی امید ہے۔
۳۔ تبدیلی جگہ تعمیر بنی بلڈنگ ٹروپ ویٹرنری ہسپتال	۱۳،۹۳۳ ملین روپے	ٹروپ	تعمیراتی کام جاری ہے اگلے سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء تک مکمل ہو جائے گا۔
۵۔ بلوچستان میں موجود مختلف ویٹرنری ہسپتالوں کی تعمیر و مرمت	۱۳،۱۹۳ ملین روپے	کوہلو ٹروپ (مرند کبڑی) جعفر آباد (اوستہ محمد) قلات (سوراب)	محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے ابھی تک کام شروع کرنے کی رپورٹ ارسال نہیں کی۔
نام اسکیم / پراجیکٹ پت فیڈر کماڈر ایریا ڈو پینٹ پراجیکٹ	کام کی نوعیت	مکمل کردہ حصہ	نام محکمہ دار۔ ادا شدہ رقم۔ کیفیت متخوارہ وغیرہ۔
	ذریعہ مرلو جمالی	-	۲۷ جون ۱۹۹۷

نام اسکیم / پراجیکٹ	کام کی نوعیت	مکمل کردہ حصہ	تاریخ اشتہار	نام ٹھیکیدار / ادا شدہ رقم	کیفیت
۱۳۔ ہا ہا گتھ	-	"	-	ابھی کام شروع نہیں ہوا۔	
۱۳۔ ہما گنازی کیپٹل	-	"	از میر خان	ایضاً	
قائم اور مستعد			ایضاً کھنٹی		
۱۔ مکانات گریڈ ۱۷	۳۷ فیصد	"	"	نام بند ہے صحیح بل بھجوانے کیلئے	
(۳ عدد)				لکھا ہے جواب نہیں آیا	
۲۔ اے آئی سینٹر	۳۰ فیصد	"	"	فونس دوبارہ کام شروع کرنے	
۳۔ شیڈ گائیاں	-	"	"	کیلئے رہا ہے۔	
(ایک عدد)					
۴۔ شیڈ بکریاں	۳ فیصد	"	"		
(ایک عدد)					
۵۔ جزیرہ روم	۳۷ فیصد	"	"		
(ایک عدد)					

نام اسکیم / پراجیکٹ	کام کی نوعیت	مکمل کردہ فیصد حصہ	تاریخ اشتہار	ادا شدہ رقم	کیفیت
۱۔ تہذیبی بلڈنگ تعمیرتی	ڈوب میں	۳۷ فیصد	-	۵۰ ملین روپے	ٹھکری اینڈ ڈبلیو کی
بلڈنگ ڈوب وینزری	نئے ہسپتال کی				وساطت سے کام
ہسپتال	عمارت کی تعمیر				جاری ہے اگلے سال
					مکمل ہونے کی امید ہے
۲۔ بلوچستان میں موجود ۱۔ وینزری ہسپتال				۵۰ ملین روپے	ٹھکری اینڈ ڈبلیو کی
مختلف ہسپتالوں کی	کوہلا				وساطت سے کام
تعمیر و مرمت	۲۔ وینزری ہسپتال				شروع نہیں ہوا

مرقد کبوتری

۴۔ وینٹرنی ہسپتال

اوسٹن

۵۔ وینٹرنی ہسپتال

سوراب

امید ہے کہ جلد کام

شروع ہو جائے گا

اور اگلے مالی سال

۲۰۰۰۔ ۱۹۹۹ء تک

مکمل ہو جائے گا۔

کیفیت

مرحلہ تکمیل

(ج) نام پراجیکٹ / اسکیم ضلع

تعمیر آخری مرحلہ میں ہے تعمیر کا کام جاری ہے۔

۱۔ پٹ فیڈر کمانڈ ایریا نصیر آباد

ڈوہلپنٹ پراجیکٹ

لائسوشاک کمیونٹی

اگلے سال ۲۰۰۰۔ ۱۹۹۹ء تعمیر کا کام جاری ہے

۲۔ تبدیلی جگہ و تعمیر نئی بلڈنگ ٹروپ

میں تعمیر مکمل ہونے کی امید ہے

ٹروپ وینٹرنی ہسپتال

ابھی تعمیر کا کام سی اینڈ ڈبلیو کی

"

۳۔ بلوچستان میں موجود ۱۔ کوبلو

جانب سے شروع نہیں ہو۔

"

مختلف وینٹرنی ہسپتالوں ۲۔ ٹروپ

نہ کوئی رپورٹ موصول ہوئی۔

"

۳۔ نصیر آباد کی تعمیر و مرمت۔

۴۔ قلات

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں۔

جناب اسپیکر: سردار محمد اختر مینگل صاحب۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر جیسا کہ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ اور میں ان سے پوچھوں گا کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے ایشین ڈولپمنٹ بینک کو کسی اور علاقوں کی تجاویز بھیجی ہیں تو ان کی تفصیل دی جائے کہ وہ کونسے کونسے علاقے ہیں۔

اللہ داد خیر خواہ وزیر امور حیوانات: گزارش یہ ہے کہ پہلے تجاویز دی جا چکی ہیں اور جب پہلے پراجیکٹ مکمل نہ ہو جائیں تو دوسرے پراجیکٹ باہر والے دیتے نہیں ہیں۔ اس لئے ہماری

کوشش ہے کہ پہلے والے پراجیکٹ پر تسلی بخشش کام ہو جائے تاکہ ہم دوسرے پراجیکٹ کیلئے بھی
تجاویز دے سکیں۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر تارا چند سوال نمبر پانچ سو اسی۔

۵۸۱X۔ ڈاکٹر تارا چند (مورخہ ۱۲۰ اپریل ۹۹ء کو موخر شدہ)

کیا وزیر امور ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ بھر میں کل کیبل اور پولٹری فارم کی علیحدہ علیحدہ تعداد بتائی جائے۔ نیز ان فارموں میں
کل گائے اور مرغیوں کی تعداد اور ان کی دیکھ بھال کا طریقہ کار اور عملے کی فارم وار تعداد کی تفصیل دی
جائے؟

(ب) گذشتہ تین ماہ کے دوران کس قدر گائے کن بیماریوں سے ہلاک ہوئیں فارم وار کی تفصیل
دیجائے۔ نیز کیبل فارموں سے شہریوں کو دودھ کس ذریعے خرچ پر سپلائی کیا جاتا ہے۔ اور ادائیگی کا
طریقہ کار کیا ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر امور حیوانات:

تفصیلی جواب آخر پر ملاحظہ فرمائی۔ تفصیل لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب ڈیری فارم کوئٹہ میں جانوروں کی تعداد ایک سو پندرہ ہے اس میں عملے کی
تعداد ایک سو تیرہ ہے تو جانوروں اور انسانوں میں کیا فرق ہے۔

وزیر امور حیوانات: جناب یہ ملازم مجھ سے پہلے رکھے گئے ہیں ہم نے پیا ڈوالوں کو ابھی
تک نہیں نکالا ہے اگر نکالا گیا تو حکومت کیلئے اور مسئلہ بنے گا ہماری کوشش ہے اور بھرتی کریں نکالیں
نہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہم بے روزگار کرنے کے لئے نہیں کہتے مگر آپ ان ملازمین کو
کسی اور مناسب جگہ اسی محکمہ میں لے جاتے۔ آپ نے کیوں نہیں بھیجا۔

وزیر امور حیوانات: میں آپ کی تجویز محکمہ والوں کو پیش کرونگا آپ کی اچھی تجویز ہے۔
ڈاکٹر تارا چند: جناب والا دودھ کے متعلق ضمنی سوال ہے کہ یہ دودھ کن افراد اور اداروں کو سپلائی
کیا جاتا ہے۔ ان بیور کریٹ کے نام دیئے جائیں جن کو دودھ پہنچایا جاتا ہے۔

وزیر امور حیوانات: جن لوگوں نے درخواست دی ہے ان کو دودھ پہنچاتے ہیں اور جو خود لینا
چاہیں جن کے پاس گاڑیاں ہیں وہ خود لے جاسکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ خود لے جاسکتے ہیں۔ یہ تو اور سوال نیا بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: میر محمد اسلم کھچی سوال نمبر سات سو پانچ

X ۷۰۵۔ میر محمد اسلم کھچی:

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

صوبہ بھر میں اس وقت مال مویشیوں کے علاج و معالجے کیلئے کل کس قدر ہسپتال اور ویترنری
سینٹرز موجود ہیں اور ہر ہسپتال اور ویترنری سینٹر میں متعین ڈاکٹروں کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز
صوبہ کے ان دور دراز علاقوں جہاں ویترنری سینٹروں کی سہولت میسر نہیں ہیں مال مویشیوں کے علاج
کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات:

(الف) صوبے میں اس وقت کل ۵۴ ہسپتال اور ۶۶۵ ویترنری سینٹر کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع وار تعداد ہسپتال / ویترنری سینٹرز اور متعین ڈاکٹروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار ضلع وار ہسپتال / تعداد ضلع وار ڈپنٹری / تعداد ضلع وار ہسپتال / ڈپنٹریاں تعداد متعین ڈاکٹروں کی

۸

۱۴

۳

۱۔ ضلع کوئٹہ

۵

۳۳

۲

۲۔ ضلع پشین

۲

۳۲

۲

۳۔ قلعہ عبداللہ

نمبر شمار ضلع وارہ ہسپتال / تعداد ضلع وارہ ڈپنسری / تعداد ضلع وارہ ہسپتال / ڈپنسریاں / تعداد

متعین ڈاکٹروں کی

۵	۱۵	۳	۲۳- لیبیلہ
۲	۱۲	۱	۲۳- تربیت
۳	۵	۱	۲۵- منجگور
۳	۸	۱	۲۶- گوادر
	۶۶۵	۵۳	ٹوٹل

(ج) صوبے کے دور دراز علاقوں میں ڈپنسریاں موجود ہیں۔ جہاں تربیت یافتہ سٹاف کی موجودگی میں علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں اور جانوروں کے متعین گزر گاہوں پر وینزری موبائل کمپ بھی لگائے جاتے ہیں جو علاج معالجے کی ہر ممکن سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔
جناب اسپیکر: سوال نمبر ۵۰۷ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں
عبدالرحیم خان منند و خیل: جناب انہوں نے جتنا ڈپنسریاں ہیں ان کا معائنہ کیا ہے۔ وزیر امور حیوانات جناب میں جو بڑے بڑے ہسپتال ہیں وہاں تو میں گیا ہوں البتہ ڈپنسریوں کے لئے اسٹنٹ ڈائریکٹروں کو کہا گیا ہے کہ وہ معائنہ کر کے رپورٹ ارسال کریں میں بڑے بڑے دیکھیں جو ہیڈ کوارٹر کے ہیں بڑے بڑے فارم میں جاتا رہا ہوں۔

پرنسپل موسیٰ جان: جناب ضلع قلات میں ڈپنسریاں انہوں نے بتائی ہیں وہ وہاں کام کر رہے ہیں یا نہیں اور ایک بات اور کہوں گا کہ قلات ضلع میں بلوچستان کا سب سے زیادہ مویشی پایا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ بھیڑ بکریاں قلات میں ہے اور انہوں نے تعداد ستر بتائی ہے وہ کہاں کہاں پر ہیں؟ میرا سر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کے علاقے میں اگر نہیں تو وہ بتائیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۱۹ میر محمد اسلم گجلی۔

X ۷۱۹۔ میر محمد اسلم کچھی :

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

صوبہ میں ڈیری اور پولٹری فارمز کی کل تعداد کس قدر ہے۔ اور ان فارموں سے سالانہ

آمدنی و اخراجات اور فوائد کی ضلع وار تفصیل دیجائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات:

صوبہ بلوچستان میں تفصیل وار تعداد ڈیری فارموں کی سالانہ آمدنی و اخراجات اور فوائد کی

تفصیل درج ذیل ہے۔

۹۸۔۷۱۹۹۷ء

نمبر شمار	فارم کا نام	آمدنی	اخراجات
۱۔	گورنمنٹ ڈیری فارم	۲۷۹۳۷۷۶	۹۲۵۹۳۲۰
۲۔	گورنمنٹ ڈیری فارم پشین	۲۱۶۸۵۲۰	۳۵۰۰۰۰۲
۳۔	گورنمنٹ ڈیری فارم لورالائی	۷۰۸۲۸۹	۳۳۵۶۲۹۱
۴۔	گورنمنٹ ڈیری فارم ژوب	۸۵۶۷۳۳	۱۷۷۸۷۸۸
۵۔	گورنمنٹ ڈیری فارم کوہلو	۳۱۸۳۳۷	۵۸۱۳۶۳۸
۶۔	گورنمنٹ ڈیری فارم ڈیرہ بگٹی	۳۳۰۱۲	۱۰۰۶۳۹۵
۷۔	گورنمنٹ ڈیری فارم مستونگ	۵۲۳۱۸۸	۶۰۸۳۶۰۱
۸۔	گورنمنٹ ڈیری فارم قلات	۱۰۰۳۳۰۸	۲۱۲۱۸۳۱
۹۔	گورنمنٹ ڈیری فارم خضدار	۶۶۶۳۶۶	۲۳۲۹۲۶۹
۱۰۔	گورنمنٹ ڈیری فارم لوشکی	۷۲۶۹۳۶	۲۱۵۳۳۷۳
۱۱۔	گورنمنٹ ڈیری فارم تربت	۳۸۷۸۷	۱۳۷۹۹۶۶
۱۲۔	گورنمنٹ ڈیری فارم پنجگور	۳۳۳۳۳۲	۱۳۵۴۹۲۲

فوائد:

درج بالا ڈیری فارمز جو کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹروں میں کام کر رہے ہیں۔ ان فارمز کے قیام کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو مویشی ہمارے پاس اپنے ملک یا صوبے کے ہیں ان کی مخلوط نسل کشی کروا کر ان سے حاصل ہونے والے مویشیوں سے زیادہ دودھ کی پیداوار حاصل کی جائے۔ اور ان سے ایک نئی نسل پیدا کی جائے۔ تاکہ اپنے صوبے کے ہر ضلع کے لوگوں کو اس دنیا میں سب سے زیادہ دودھ دینے والی نسل کی گائیوں سے بھر پور فائدہ پہنچایا جاسکے۔ امور حیوانات کی اس کاوشوں کی وجہ سے فی کس سالانہ دودھ کی پیداوار گنی ہو چکی ہے اور امید ہے کہ آگے جا کر یہ اور بھی بڑھے گی۔

صوبہ بلوچستان میں تفصیل وار تعداد پولٹری فارمز کا سالانہ آمدنی و اخراجات اور فوائد کی

تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۹۹۷-۹۸

نمبر شمار	فارم کا نام	آمدنی	اخراجات
۱۔	گورنمنٹ پولٹری فارم کوئٹہ	۲۰۹۲۵۶۱	۲۷۳۱۷۱
۲۔	گورنمنٹ پولٹری فارم پشین	۶۷۳۲۳۵	۱۵۹۹۰۳۹
۳۔	گورنمنٹ پولٹری فارم لورلانی	۳۶۸۳۶۰	۱۳۸۱۱۷۹
۴۔	گورنمنٹ پولٹری فارم نوشہری	۲۸۱۵۱۹	۱۰۴۳۳۶۳
۵۔	گورنمنٹ پولٹری فارم کوہلو	۱۰۷۸۸۶	۷۳۳۶۹۳
۶۔	گورنمنٹ پولٹری فارم ڈیرہ گیشی	۱۳۶۳۵۳	۶۶۰۶۶۰
۷۔	گورنمنٹ پولٹری فارم سی	۲۵۴۵۱۰	۱-۹۶۱۳۸
۸۔	گورنمنٹ پولٹری فارم قلات	۲۸۱۶۱	۲۸۷۲۸۵
۹۔	گورنمنٹ پولٹری فارم خاران	۲۰۰۲۷۳	۲۳۶۵۸۷

نمبر شمار فارم کا نام آمدنی اخراجات

۱۰۳۵۹۳۲	۱۲۵۳۳۳	۱۱	گورنمنٹ پولٹری فارم خضدار
۳۸۲۳۳۱	۱۸۳۱۳۲	۱۲	گورنمنٹ پولٹری فارم اوتھل
۶-۶۳۹۶	۱۰۹۰۰	۱۳	گورنمنٹ پولٹری فارم تربت
۲۹۸۰۰۰	-	۱۴	گورنمنٹ پولٹری فارم زیارت
۶۹۸۰۲۰	-	۱۵	گورنمنٹ پولٹری فارم پنجگور
-	-	۱۶	گورنمنٹ پولٹری یونٹ مسلم باغ
-	-	۱۷	گورنمنٹ پولٹری یونٹ جھل مگسی
-	-	۱۸	گورنمنٹ پولٹری یونٹ آواران
-	-	۱۹	گورنمنٹ پولٹری یونٹ گوادر
-	-	۲۰	گورنمنٹ پولٹری یونٹ پسنی
۲	۱۶	۳	۲۱- ضلع خضدار
-	-	۱	۲۲- آواران
۵	۱۵	۳	۲۳- لسبلہ
۲	۱۲	۱	۲۴- تربت
۳	۵	۱	۲۵- پنجگور
۳	۸	۱	۲۶- گوادر
۶۶۵	۵۳		ٹوٹل

(ج) صوبے کے دور دراز علاقوں میں ڈپنسریاں موجود ہیں۔ جہاں تربیت یافتہ اشاف کی موجودگی میں علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں اور جانوروں کے متعین گزرگاہوں پر وٹیرنری موبائل کمپ لگا جاتے ہیں جو علاج و معالجے کی ہر ممکن سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔

درج بالا پولٹری فارموں کو کھولنے کا سب سے بڑا مقصد صوبہ بلوچستا میں کمرشل پولٹری کو فروغ دینا ہے جس کے نتیجے میں آج پرائیویٹ سیکٹر میں سیکڑوں لیٹرز اور براکمر کام کر رہے ہیں۔ ان فارموں سے اور پرائیویٹ پولٹری فارموں سے صوبہ کے عوام کی روزمرہ کی ضروریات کے مطابق انڈے اور مرغیوں کا گوشت دستیاب ہے۔ اور اس کے علاوہ اس صنعت کی بدولت ہزاروں افراد کو روزگار بھی میسر آیا ہے۔ گورنمنٹ پولٹری فارموں سے لوگوں کو پرائیویٹ سیکٹر کی نسبت کم قیمت پر انڈے اور مرغیاں دستیاب ہیں جن سے عوام کو بہت زیادہ فائدہ مل رہا ہے۔

امور حیوانات: اگر ان کی شکایت ہے تو وہ بتائیں ہم دور کر دیں گے۔ موصوف ہمارے اسبلی کے ساتھی ہیں ہم ان کی تجاویز پر غور کریں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب محمد اسلم گچکی کے سوال میں تجویز ہے ضمنی نہیں ہے کہ یہاں جو بھی صوبے میں ڈیری فارم ہے ان پر خرچہ زیادہ ہے آپ مہربانی کریں کہ حکومت یہ کوشش کرے کہ آمدنی زیادہ ہو جائے اور حکومت کو خسارہ نہ ہو۔

وزیر امور حیوانات: یہ صرف اس محکمہ کی بات نہیں ہے یہ تو دیگر محکموں میں بھی شکایت ہے اس دور میں پہلے دور میں بھی ہوا ہے ہم کوشش کریں گے کہ آمدنی بڑھ جائے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۷۲۱ میر محمد اسلم گچکی۔

X ۷۲۱۔ میر محمد اسلم گچکی:

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

صوبہ میں وٹرنری ریسرچ اداروں کی کل تعداد کس قدر ہے۔ اور سال ۱۹۹۶ء تا ۱۹۹۷ء اور ۱۹۹۸ء

کے دوران ان پر اٹھنے والے اخراجات کا سالانہ تخمینہ لاگت کتنا ہے۔ نیز ان اداروں کی کارکردگی کس حد تک مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور افزائش حیوانات کے کل کتنے نئے اقسام دریافت کئے گئے ہیں تفصیل دی جائے۔

(وزیر مال): بعض اوقات یہ ہوتے رہتے ہیں بعض اوقات اپنے ممبران کی دوسرے لوگوں کی سفارشیں بھی ہوتی ہیں اور بعض اوقات جائز لوگوں کے مطالبے ہوتے ہیں پبلک کی طرف سے بھی بڑی شکایات آنی شروع ہو جاتی ہیں اس لئے کسی کو ٹرانسفر کرنا یا کوئی۔۔۔ ہم تو نہیں کرنا چاہتے ہیں لیکن مجبوری سے لوگوں کے دباؤ سے کر دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: صحیح۔ ان کی ایفیٹینسی efficiency سے ان کے کام سے اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم ٹرانسفر کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا دیکھیں ایک تو یہ ہے کہ ٹرانسفر گورنمنٹ کا حق ہے لیکن وہ کوئی میرٹ ہے۔ اب یہ اتنے بڑے تعداد میں بس چند مہینوں کے اندر تو کیا یہ سیاسی و کٹا مائزیشن انتقام دوسرے ناجائز دباؤ یا مقاصد ان کے تحت اتنے بڑے ٹرانسفر کیئے گئے ہیں تو یہی وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ آپ کو اس کا ادا کرنا چاہئے اس طرح یعنی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔
(وزیر مال): اور انشاء اللہ اس پر عمل بھی کریں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جی شکریہ۔
جناب اسپیکر: جی پرنس موسیٰ جان۔

پرنس موسیٰ جان: وزیر صاحب نے کہا کہ ان پہ دباؤ ہے تو ہم پوچھنا چاہیں گے وہ تو وزیر ہیں حکومت میں ہیں کس قسم کا دباؤ ہے؟ دباؤ سے مطلب کیا ہے دباؤ کے تو بہت سارے مطلب ہوتے ہیں کس قسم کا دباؤ ہے؟ کسی نے بندوق تانا ہے اس پہ۔ یا انہیں بلیک میل کر رہے ہیں He should - explain what is the meaning of "Dabaoo"

جناب اسپیکر: سیاسی۔ Thank you Prince۔
پرنس موسیٰ جان: اچھا مجھ جیسے آدمی آپ جیسے طاقتور آدمی پہ دباؤ کیسے ہو سکتا ہے جناب آپ تو ماشاء اللہ۔

جناب اسپیکر: Please, Thank you very much prince, Next

Question is prince Musa Jan.

۵۶۹X۔ پرنس موسیٰ جان: (مورنہ ۱۲۰ اپریل ۹۹ء کو موخر شدہ)

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

جولائی ۱۹۹۸ء میں قلات اور نصیر آباد ڈویژن میں جن لوگوں کو سرکاری اراضی الاٹ/ لیز پر دی گئی ہے۔ ان کی فہرست بمعہ مکمل کوائف نام ولدیت قومیت اور ہر الاٹی کو الاٹ شدہ رقبہ اراضی کی تفصیل دی جائے؟

وزیر مال: جولائی ۱۹۹۸ء میں کوئی سرکاری اراضی قلات اور نصیر آباد ڈویژن میں کسی کو الاٹ/ لیز پر نہیں دی گئی ہے لیکن ماسوائے ۵۳۰۰ مربع فٹ سوراہ میں ایک شخص مہراب خان گزگناڑی کو برائے رہائش مبلغ ۱۰ روپے فی مربع فٹ الاٹ ہوا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر Supplementary جی۔

جناب اسپیکر: جی۔

سردار محمد اختر مینگل: وزیر صاحب نے بتایا کہ جولائی ۱۹۹۸ء میں کوئی سرکاری اراضی قلات اور نصیر آباد میں کسی کو الاٹ/ لیز پر نہیں دی گئی ہے لیکن ماسوائے ایک انہوں نے دیا ہے ٹوٹل قلات ڈویژن میں اور نصیر آباد ڈویژن میں کوئی زمین الاٹ نہیں کی گئی ہے آپ کا مطلب یہ ہے جناب؟

جناب اسپیکر: سوال یہ بنا کہ کوئی زمین الاٹ نہیں کی گئی؟

(وزیر مال): جولائی کے مہینے میں کسی آدمی کو ہم لوگوں نے الاٹ اس پہ نہیں دیا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جولائی سے آن ورڈ onward ہے یہ۔

(وزیر مال): جولائی ۱۹۹۸ء کا پوچھا ہے اس وقت کوئی زمین نہیں دی گئی ہے نہ بورڈ آف ریونیو

سے کوئی زمین الاٹ ہوئی آج تک۔

سردار محمد اختر مینگل: جولائی کے بعد نصیر آباد اور قلات میں کوئی زمین الاٹ نہیں کی گئی ہے۔

(وزیر مال): نہیں کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: Question hour is over۔ نہیں کی گئی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! تمام قلات نصیر آباد ڈویژن میں الاٹ / لیز پر نہیں دی گئی ہے مگر مسوائے پانچ ہزار فٹ سوارب مین ایک شخص یعنی کیا وجوہات تھیں آپ نے جب نہیں دی ہے کیا وجوہات ہیں درخواست نہیں تھی لوگوں کے۔ کوئی پابندی تھی اس پہ اور پھر ایک خاص ایک شخص کو؟

وزیر مال: الاٹ نہیں ہوئی۔

جناب اسپیکر: Thank you very much سوال نمبر ۲۱۷ بھی میر محمد اسلم گنچی کا ہے مگر اسکا جواب بھی موصول نہیں ہوا that is edffered qeustion hour over سکرٹری صاحب درخواست ہو کوئی رخصت کی تو پڑھ دیجئے۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: سردار سترام سنگھ صاحب نے ناسازی طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: منظور ہے جی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار بہادر خان ہنگوئی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بوجہ ناسازی طبیعت رواں اجلاس میں شریک ہونے سے قاصر ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: منظور ہے جی چلئے۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: چلئے جی جی بن جی۔ نیکسٹ ایٹم ہے ضمنی بجٹ بابت سال ۹۸-۹۹ء پر عام بحث ہونی ہے تو میں گزارش کروں گا کہ جن جن اصحاب اس پر بات کرنی ہے وہ اپنی اسماء گرامی لکھوادیں یا کھڑے ہو جائیں یا ہاتھ کھڑے کریں تاکہ میں نام لکھ لوں جن جن صاحب نے ضمنی بجٹ پر بحث کرنی ہے۔ عبدالرحیم خان مندوخیل سردار اختر مینگل صاحب آپ نے بحث کرنی ہے۔ عبدالرحیم

خان مندوخیل اور جی بس دو آدمی اچھا تین پرنس موسی جان۔ I now give The follor to Akhter Jan Mengal . Sadar thank you very much

Akhter Jan Mengal the floor is with you now. thank you
سردار محمد اختر مینگل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر اس سے قبل کہ میں سپلیمنٹری بجٹ کی ان خامیوں یا ان خوبیوں کے بارے میں کچھ بات کروں سب سے پہلے میں بہتر سمجھتا ہوں کہ وزیر خزانہ کے اس تقرر کے ان حملات کا ذکر کروں جو انہوں نے زور دے کر اپنے اس تقریر میں کیا تھا اس کے تقرر کے صفحہ نمبر پر دیکھا جائے جناب اسپیکر جو انہوں نے جملہ دورایا ہے بلوچستان طویل عرصے سے مسائل کی کمی اور مسائل سے دوچار رہا ہے۔ ملک کو پچھلے چند سالوں سے جس شدید اقتصادی دباؤ کا سامنا رہا ہے۔ اس سے بلوچستان بھی متاثر ہوا ہے اس طرح نہ صرف ہمارے ترقیاتی پروگرام میں کمی ہوئی ہے بلکہ روزمرہ کی امور کو خوش اسلوبی سے چلانے اور صوبے کا سالانہ بجٹ تیار کرنے میں بھی ہمیں بہت سی دشواریوں کا سامنا رہا ان دشواریوں کی وجہ سے ہمیں کہیں اہم شعبوں کے اخراجات میں کمی کرنی پڑی۔ کہیں اہم شعبوں کے اخراجات کمی کرنی پڑی زیادہ سے زیادہ بچت کفایت شعاری اور دستیاب وسائل کے بہتر استعمال کے ایک منظم پروگرام کے ذریعے لازمی اور بنیادی اخراجات کے لئے وسائل پیدا کرنے کی کوشش کی گئی صفحہ نمبر ۳ پر دیکھا جائے جناب اسپیکر پراگراف نمبر ۲ پر چنانچہ تنخواہوں کے علاوہ دوسرے تمام غیر ترقیاتی اخراجات میں ۵۰ فیصد کمی کا نفاذ کر کے اس فرق کو ۲ کروڑ سات لاکھ روپے تک لایا گیا لیکن سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے صوبائی وسائل سے مختص کی جانے

والی ۹۸ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے کی رقم کی وجہ سے خسارے کی حد ایک ارب دو کروڑ روپے تک پہنچ گئی اس کے علاوہ بھی دوران سال اخراجات میں اضافہ ہوا عام سماجی شعبے اور سوشل ایکشن پروگرام میں ۵۰ فیصد کٹوتی کر دی گئی اور بعض دوسرے شعبوں میں کٹوتی ہلکی حد کو نصف کرنا پڑا جناب اسپیکر یہ جو تقریر کا حوالہ میں نے وزیر خزانہ کا آپ کو سنایا اس میں زیادہ تر زور بچت کفایت شعاری اور دستیاب وسائل کا بہتر استعمال غیر ترقیاتی اور سوشل ایکشن پروگرام میں ۵۰ فیصد کٹوتی یہ تقریباً ہماری وزیر خزانہ کی تقریر کا جو ٹچھوڑی بنتا ہے۔ کہ انہوں نے کتنی کٹوتی کی ہے انہوں نے کتنی بچت کی ہے اور انہوں نے کتنی وسائل کو صحیح طریقے سے استعمال کرتے ہوئے یہ بجٹ بنایا ہے ایک طرف تو جناب اسپیکر اپنی تقریر میں یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہم نے بڑی ہی مہارت کے ساتھ ہم نے بڑی ہی اپنی معاشی صورت حال کو دیکھتے ہوئے ان اقدامات کو ہم نے اپنایا ہے جن کی وجہ سے ہم ان فضول خرچیوں کو روک سکیں یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی لیکن دوسری طرف اپنی ان کی بجٹ کی کتابیں دیکھا جائے جناب اسپیکر سپلیمنٹری کی بجٹ کی اگر کتاب کو دیکھا جائے ہماری پی ایس ڈی پی کتاب سے بڑی ہے اس سال جو اخراجات اس میں کئے گئے ہیں ان کا ذکر اگلے چل کر میں کرونگا یہ مثال ہے جناب اسپیکر آپ کے سپلیمنٹری کے ۹۸ء ۹۷ء کی کتاب ہے اس کے مقابلے میں بالکل کم ہے ۹۳ء ۹۲ء یہ تین سالوں کی سپلیمنٹری کی کتابیں ان تینوں کو بھی ملایا جائے تو بھی وزن میں اخراجات میں اور فضول خرچیوں میں موجودہ سپلیمنٹری بجٹ سب سے زیادہ ہے جناب اسپیکر ایک کچھ اسی بجٹ میں کچھ سوالات ذہن میں آئے ہیں وہ بھی میں وزیر موصوف پوچھنا چاہوں گا کہ اگر وہ اپنی آخری بجٹ کی اپنی کلیر کریں۔ دیکھا جائے جناب اسپیکر آپ کی جو ڈیمانڈز پیش کی جا رہی ہے ڈیمانڈ نمبر (۱) ۳۱ کروڑ اور ۲۹ لاکھ کی ڈیمانڈ ہے یہ جنرل ایڈمنسٹریشن اس کے باریکیوں میں بعد میں چاہوں گا صرف ایک یہ سوال پیدا ہو رہا ہے شاید ہم سمجھ نہ سکیں انہوں نے جس طریقے سے لکھا ہوا ہے اس کو اور بجٹ کے اس کتاب میں دیکھا جائے اس میں کافی فرق ہے یہ گرانٹ آف ڈیمانڈز پیش کی جا رہی ہے اور اس میں زمین آسمان کا فرق آ رہا ہے ۳۱ کروڑ اس میں دیئے گئے ہیں اور ۳۲ کروڑ اس میں چارج

ہوئیڈ اور سب ملا کے بھی نہ اس سے ملتی ہوئی رقم نہیں ہے اور ڈیما نڈ نمبر ۵ میں یہی فرق ہے وہ صرف ایک کیونچن ہمارے ذہن میں ریز ہوا تھا اس کی میں وضاحت چاہوں گا اب وہ خود ہی اس بات کا فیصلہ کریں کہ وہ پرنٹنگ میسنگ یا ہماری سمجھ ان کی جو لکھائی ہے وہ سمجھ میں نہیں آئی ہے یا کوئی ہندسوں یا ان فیکرز کا ہیر پھیر ہے وہ خود اس کی وضاحت کر سکتے ہیں جناب اسپیکر ۱۹۹۹ء اور ۲۰۰۰ء کا جو ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ پیش کیا گیا ہے تقریباً ۲۱ ارب کے قریب ہے لگ بھگ اس میں غیر ترقیاتی ۱۷ ارب ہے اور ترقیات کی مد میں تقریباً ساڑھے پانچ ارب کے قریب ان کو لیڈنگ جاپ کا فارن ایڈیٹ پروگرام اس کے ساتھ ملا کر آپ کا ترقیاتی پروگرام جو ہے ۱۵.۵ ارب کے قریب بنتا ہے اس میں لوکل جو آپ کا دو ارب دس کروڑ کے قریب ہے اور فارن ایڈیٹ پروگرام جو ہے تین ارب کے قریب ہے اسی طرح جو سپلیمنٹری پیش کیا گیا ہے میں اس بجٹ کا بھی حوالہ دوں گا ۹۸ء اور ۹۹ء کے بجٹ کا اس وقت ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ تقریباً ۱۵.۶۵ ارب کا تھا اس میں ترقیاتی ۵.۳۲ تھا اور غیر ترقیاتی ۱۰.۱۳ ارب کا تھا جو کفایت شعاری اور منظم طریقے سے جو مالیاتی ڈسپلن قائم کرنے کی جو مثال گورنمنٹ نے قائم کی ہے وہ آپ کے سامنے ہے جو سپلیمنٹری ۱۹۹۸-۹۹ یہاں پیش کیا گیا ہے With out development ایک ارب تین کروڑ روپے ہے نان ڈیولپمنٹ کی بات میں اور ڈیولپمنٹ کی بات میں بعد میں کرونگا یہ آپ کا غیر ترقیاتی سپلیمنٹری بجٹ ہے جو موجودہ حکومت نے پیش کیا ہے اب ہم اس کی باریکی میں جانا چاہیں گے کہ کہاں کہاں یہ اخراجات کئے گئے ہیں ڈیما نڈ نمبر ایک صفحہ نمبر چار پر اگر ملاحظہ کیا جائے گورنرس رپلےز۔ اصل اخراجات یہ ہیں دس لاکھ۔ ان کی سیلری ہے۔ سپلیمنٹری میں ڈھائی لاکھ کوئی بات نہیں ہے اتنا بڑا خرچہ نہیں ہے جس کا ہم بار بار ذکر کریں اس کے علاوہ سٹیٹ کنونینس ڈیما نڈ اصل جو ہے وہ دس لاکھ پینتیس ہزار ہے اور تیس لاکھ چار ہزار ایک ہے اور زیادہ خرچہ جو انہوں نے کیا ہے وہ دس لاکھ پچیس ہزار ہے ملٹری سیکریٹری کے اخراجات اصل جو بجٹ تھا ایک کروڑ تیس لاکھ کے قریب تھا اور جو سپلیمنٹری انہوں نے پیش کیا ہے وہ چالیس لاکھ کے قریب ہے سیلری آف چیف منسٹرز چار لاکھ جو اصل تھا اور اس کے ساتھ جو اضافہ کیا گیا جو سنٹھ لاکھ ہے۔ چیف

منسٹر سیکریٹریٹ۔ ایک کروڑ اٹھاون لاکھ اٹھارہ ہزار ان کا اصل بجٹ تھا چھپاسی لاکھ سپلیمنٹری میں انہوں نے زائد خرچ کئے ہیں Minister and there staf یہ غریب صوبہ ہے منسٹروں نے بھی اس صوبے پر کافی رحم کیا ہے پانچ کروڑ باسٹھ لاکھ ان کا اصل بجٹ تھا گیارہ لاکھ زیادہ سپلیمنٹری میں لائے گئے ہیں انہوں نے مہربانی کرتے ہوئے اور بجٹ کرتے ہوئے لائے ہیں۔ بلوچستان ہاؤس اسلام آباد ایک کروڑ آٹھ لاکھ ننانوے ہزار ان کا اصل بجٹ تھا ایک کروڑ سات لاکھ انہوں نے زیادہ خرچ کیا ہے اب بلوچستان ہاؤس میں منسٹر بھی جار کر رہتا ہے یا سرکاری آفیسر جا کر رہے یا کوئی ایم پی اسے جا کر رہے وہ اپنے بل کی ادائیگی چاہے اس کے ٹیلی فون کے بل ہوں چاہے اس کے گاڑی کے فیول چارج ہوں چاہے اس میں کمرے کے اخراجات ہوں وہ تمام کے تمام ادا کر دیتا ہے لیکن اس کے باوجود پھر سپلیمنٹری میں ایک کروڑ کے قریب پیش کیا ہے وہ کیا ہے کیا اس کی آڈٹ کی گئی جانا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں پبلک سرور کمیشن باسٹھ لاکھ اس کی اور جنرل ڈیپارٹمنٹھی اس کے خلاف انہوں نے گیارہ لاکھ مزید زیادہ انہوں نے ڈرا کئے ہیں ہوم ڈیپارٹمنٹ جنہوں نے امن وامان کو قائم کرنے کے لئے بڑا کردار ادا کیا ہے چوریاں بند ہوگئی یہاں پر کار لفٹنگ یہاں بند ہوگئی ہے موٹر سائیکلوں کی چوریاں یہاں بالکل ختم ہوگئی ہیں لاینڈ آرڈر کا بقول ان کے کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے کتنا انہوں نے کام کیا ہے ظاہر ہے اس کے لئے ان کو اتنا رقم بھی چاہئے ہوگی پانچ کروڑ کانوے لاکھ ان کا اور جنرل بجٹ تھا اس کے خلاف اٹھارہ کروڑ چودہ لاکھ زیادہ سپلیمنٹری بجٹ میں پیش کیا گیا ہے کیا ہم اس موجودہ بلوچستان کا ان حالات کے ساتھ مقابلہ کریں لاینڈ آرڈر کے حوالے سے کیا اس میں کوئی بہتری آئی ہے جو پانچ سے اٹھارہ کروڑ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب جناب اسپیکر اس میں ہم نے بڑی کفایت شعاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میں آؤں گا چیف منسٹر کے discreantory fund کے بارے میں اور سیشنل فنڈ کے بارے میں کیونکہ جب چیف منسٹر نے احساس نہیں کیا ہے تو باقی منسٹروں نے کیا احساس کیا ہوگا اور جنرل جو پی ایس ڈی پی میں چیف منسٹر کا پیش کیا گیا تھا اسٹیشنل گرانٹ دو کروڑ یہاں پر صفحہ نمبر سترہ پر ملاحظہ کیا جائے تو پتہ چلے گا ڈیڑھ کروڑ زیادہ میں صرف اسٹیشنل فنڈ کی میں بات کروں گا

سیکرٹ فنڈ میں نہیں جا رہا۔ کیونکہ اس کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ وہ اس تعداد میں غائب نہ ہو جائے
 other discretionary fund of chief Minister ڈیڑھ کروڑ روپے کے قریب
 ہوتی ہے اس لئے Secret service expendiatuere گیارہ کروڑ روپے ہے میرے
 خیال میں کئی وزراء کو اس بارے میں پتہ نہیں ہوگا سیکرٹ کا کام ہے اس کو سیکرٹ طریقے سے کیا گیا
 ہے گیارہ کروڑ سیکرٹ فنڈ سے خرچ کیا گیا ہے جناب اسپیکر جس طرح وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر
 میں کہا تھا کہ ہم نے بجلی کے واجبات ادا کئے ہیں جو بجٹ کا بوجھ یہی اس پر ڈالا گیا ہے اس سپلیمنٹری جو
 مختلف بل ادا کئے گئے ہیں پانچ کروڑ بجلی کے بل ادا کئے گئے ہیں ٹیلیفون بل جو میں صرف سپلیمنٹری کی
 بات کر رہا ہوں پانچ کروڑ کے بل میں ہیں واپڈا کے سنا ہے فوج آگئی ہے انہوں نے رکوڑی کی ہے
 پچھلے بل جو ان پر واجب الادا تھے وہ ان کو ادا کرتے تھے جو انہوں نے ادا کئے ہیں ٹیلیفون کے بل پانچ
 کروڑ کے قریب انہوں نے ادا کئے ہیں کئی کسی نے انہوں نے پوچھ گچھ کی ہے اس ڈیپارٹمنٹ کے
 لوگوں سے پوچھا ہے ایک ایک ڈیپارٹمنٹ کا بیس بیس لاکھ کے قریب بل آیا ہے ایک ایک آفس
 پچیس پچیس لاکھ کے قریب آیا ہے کیا مال غنیمت سمجھ کر وہ لوگ بھی اس کے لوٹتے رہے اور تیبوں کا
 مال سمجھ کر کینٹ کے ممبر نے اس پر خاموشی اختیار کر لی کسی ڈیپارٹمنٹ میں بطور ہیڈ اس برے میں کوئی
 چیک رکھا ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ چیف منسٹر کے سیکرٹ فنڈ کی کوئی آڈٹ نہیں ہے اس میں کوئی شک
 نہیں ہے لیکن اس میں کوئی لیٹ تو ہونی چاہئے یہ نہیں کہ ٹوٹل پی ایس ڈی پی سے چیف منسٹر کا سیکرٹ
 فنڈ زیادہ ہو آپ کے ٹوٹل سے یہ نہیں بجلی کے اور ٹیلی فون کے بل زیادہ ہوں دوسری بڑی ایک اہم
 بات میری سمجھ میں نہیں آئی ہے جناب اسپیکر ساٹھ لاکھ روپے کی سائیکلیں خریدی گئی ہیں یہ آپ کا
 سپلیمنٹری بجٹ کہہ رہا ہے کیا آپ کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ منسٹروں سے گاڑیاں لے کر
 سیکریٹریوں سے گاڑیاں لے کر ان کو سائیکل پر گھمائے گی اگر یہ فیصلہ کیا ہوا ہے تو ہم اس کے اس فیصلے
 کے داد دیتے ہیں لیکن ساٹھ لاکھ سائیکلیں پورے بلوچستان کے لئے کافی ہیں آپ کی کینٹ اس کیلئے
 چھوٹی ہے اگر تین ہزار سائیکل کی قیمت رکھی جائے تو تین ہزار سائیکل آجائیں گیں پہلے کوئٹہ میں

سائیکلوں کی تعداد زیادہ ہے اگر یہ آگئی ہیں تو کوئٹہ بھی چائینا کا ایک دوسرا شہر کہلائے گا۔ وہ سائیکلیں بقول بقول شاہ صاحب جن پر سلیمانی ٹوپی رکھی ہوئی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تفصیل ہونی چاہئے لیکن نظر تو آئے سائیکل۔

سر دار اختر محمد مینگل: سائیکلیں نظر نہیں آتی وہ سائیکلیں جن پر آپ لوگوں نے بقول شاہ

صاحب کہ آپ لوگوں نے سلیمانی ٹوپی رکھی ہوئی جن فنڈوں پر آپ لوگوں نے سلیمانی ٹوپی رکھی ہوئی

جن فنڈوں پر آپ لوگوں نے سلیمانی ٹوپی رکھی ہوئی ہے ان پر نہ آپ لوگ بیٹھے سکیں گے نہ کوئی اور

شخص بیٹھ سکیں گے۔ جناب اسپیکر اس کے علاوہ بھی ڈیمانڈز جو پبلک ہیلتھ کے سلسلے میں Page

69 نہیں ہیں ایجوکیشن کا بھی ہوگا نیچروں کا بھی ہوگا سب کا ہوگا جناب اسپیکر Page 69 پر کیونٹی

سرورسز پبلک ہیلتھ کا دیکھا جائے ایگزیکٹو فیجنر 1 کروڑ 64 لاکھ کے قریب اس کا خرچہ آیا ہے اس

کی میں فنانس منسٹر سے وضاحت چاہو گا کہ اور Definate جو اس کی explanation جو دی گئی

ہیں the excess amount of Rs. of so and so is recoveries is

required to meet the excess expenditure of above and

modified grant incurred on account of regular allowances

during the current financial year 1998-99 which the

department could not adjust of their budgetary provision

ڈیولپمنٹ کے لئے رکھا گیا ہے جناب اسپیکر اچھا اس کے علاوہ قدرتی آفات و تباہ کاری ایک کروڑ

اس موجودہ دور میں کوئی ایسی آفت تو نہیں آئی میرے Knowledge ڈالہ باری ہوئی ہے ان کو

آفت زدہ قرار دیا ہاں دوسری آفتیں آتی رہی ہیں جو ان کی اپنی Knowledge میں ہو ملک کے

صوبے کے لوگوں کے تاج میں نہیں ہو دوسری بات ہے وہ ایک کروڑ روپے جو ہے وہ سلیمنٹری میں اس

کی ڈیمانڈ کی جارہی ہے ان کیلئے دوسرا جناب اسپیکر آخر میں جو سلیمنٹری کے جو دو فلرز دیئے گئے

ہیں ایک 34 کروڑ روپے کا اور دوسرا ہے 41 کروڑ روپے کا جناب اسپیکر ان کی جو ایکس پلے نیٹری

انہوں نے جو 34 کروڑ روپے کی پیش کی ہیں اس پر ذرا غور کریں۔ the above amount is required to meet the excess due to additional allocation made by the federal government during the course of the year for water supply scheme and other sector adjustment for MPA Schemes within the current year public sector development programme. Federal Government جا رہا ہے آپ کے ایم پی لیئر کے اس میں یہ وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ آیا وہ ایم پی لیئر اسکیم واٹر سپلائی اسکیم ہے یا پبلک فیڈ بیگ کے تحت ایم پی لیئر کو جو پچاس پچاس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں وہ ہے یا اس کے علاوہ ایم پی لیئر کو کچھ گرانٹس دیئے گئے ہیں وہ اس کی وضاحت نہیں کیے گئے ہیں۔

DMAND NO.29 for the one crore. The above amount is required to meet the excess due to additional allocation made for B.C.I A project flood protection damages excellator water mangement in Balochistan remodeling desilting of kirther canal . System Prime Minster directive for Chagai package Prime Minister, directive for Chagai adjustment کئے جائیں Package and other sector point specified in the MPAs Schemes provincial جو چاغی پیکج کا اعلان کیا ہوا ہے وہ پیکج فیڈرل گورنمنٹ سے آئے گا Courier Government go nothing to do it وہاں سے آئے گا اس کو فنڈس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے ادھر بیجا جائیگا لیکن یہاں اس پر چاغی پیکج کا ذکر کرنے کا مقصد کیا تھا اگر واقعی یہاں سے دیا گیا ہے تو مطلب وہ پرائم منسٹر نے جو اناؤنس کیا تھا وہ

فراڈ تھا وہ جھوٹ پر مبنی تھا اس کے علاوہ B.C.I.A پر ایکٹس فلڈ پر ایکشن ڈیم سبجکٹ ہو تو Allrady
 آپ کا حصہ ہے ہر سال آپ کی۔ ایس۔ ڈی پی میں جو Required amount ہوتا ہے اس
 کے لئے رکھتے ہیں چاہے وہ کیرتھر کینال کی remouding ہو فلڈ پر ایکشن یا ڈبچر ہوان کے لیے
 پی۔ ایس۔ ڈی پی میں ہر وقت جو required amuont ہے وہ رکھا جاتا ہے لیکن سپلیمنٹری میں
 ان کے دینے کا جواز کیا رکھا گیا یہ چاغی ٹیکج یا اس پر وہی شاہ صاحب نے سلیمانی ٹو پی رکھی ہوئی ہے کہ
 ہمیں نظر نہ آئے شاہ صاحب اتنی سلیمانی ٹوپیاں نہ رکھے خدا کے واسطے کہیں آپ غائب نہ ہو جائیں
 اس ایوان سے گیس بل کی ادائیگی کی ہے انہوں نے اس سال جناب اسپیکر سپلیمنٹری میں 83lacs
 صرف جیل خانے کے ڈیپارٹمنٹ کے لئے جو ہے نہ بچیں لاکھ ایک ہے اور بیس لاکھ ایک ہے جیل
 خانے کیلئے اب دیکھا جائیں جناب اسپیکر جو جیلوں میں جو گیس کی ضرورت ہوتی ہیں سوائے کوئٹہ اور
 چھ کے کئی اور نہیں ہے ہم یہ نہیں کہیں کہ جی سی میں اتنی سردی کی لہر دوڑ گئی ہے کہ لوگوں کو جو ہے آگ
 جلانے کی ضرورت ہوئی ہے گیس کی جی کا جیل بھی میرے خیال میں اتنا بڑا نہیں ہے جس کا بل سالانہ
 دس بیس لاکھ روپے آئیں کوئٹہ پر ہم کسی حد تک تسلیم کرتے ہیں مگر ایک تو یہ بتایا جائے یہ ہاؤس
 اسٹینڈنگ ہے یا صرف اس سال کے واجب الادا ہے بل جو ادا کیئے گئے ہے یہ وہ جناب اسپیکر وہ
 تذکرہ تھا بجٹ کا جس کا ذکر ہمارے فنانس منسٹر نے کیا تھا کہ بجٹ کو کس بجٹ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے
 اس صوبے کے لوگوں پر زحمت کر کے اس صوبے کے عوام پر ترس کھا کر انہوں نے میں سمجھتا ہوں بڑے
 آنسو بہاتے ہوئے جلد بازی میں یہ بجٹ پیش کیا حقیقت دیکھیں جناب اسپیکر اس دن جس دن
 annual بجٹ پیش کیا گیا تھا فنانس منسٹر کو اس وقت سپلیمنٹری بجٹ پیش کرنا چاہئے تھا ٹھیل کرنا
 چاہئے تھا لیکن جلد بازی میں وہ سب کچھ بول گئے لیکن اسی جلد بازی میں انہوں نے بجٹ بنایا آپ کی
 پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی کی جب ذکر آئیگا اس پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی میں دیکھیں کہ اس سال کے پی
 ۔ ایس۔ ڈی پی میں Foreign P.S.D.P Aduit Programme کی ایک پیسہ بھی
 نہیں ہے یہ ریکارڈ ہے آپ کی پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی کہیں رہی ہے کہ Foreign Aduit

programme کیلئے New scheme کیلئے ایک پیسہ بھی نہیں رکھا گیا ہے کیوں کیونکہ ایک پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی اٹنی جلدی میں منائی گئی دو دن میں پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی بناؤ وزراء خود ناراض ہو گئے last movement میں بجٹ پیش کرنے سے پہلے دو گھنٹے پہلے وزراءوں میں کوا اعتماد میں لیا گیا ایک بلوچستان کی روایت رہی ہے کئی سالوں سے نواب گسی اس وقت چیف منسٹر تھے تاج محمد جمالی اس وقت چیف منسٹر تھے ہمارے دور حکومت میں تمام اپوزیشن اور گورنمنٹ baeches کو بھلا کے last جو اخراجات ہوئے ہے ان کا جائزہ لیا جاتا تھا کہ کتنے ہمیں محاصل ہوئے ہے فیڈرل گورنمنٹ سے ان کی aggens ہم نے اتنے اخراجات کئے ہے اور آئندہ آنے والے سال کے سلسلے میں ہمارے پاس اتنی رقم ہے ہم پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی یا نان ڈیولپمنٹ کیلئے خرچ کر سکتے ہیں لیکن موجودہ حکومت نے ان تمام روایتوں کو روٹے ہوئے اب ہم سے گلہ کر رہے ہے ان کی حالت دیکھیں جعفر خان مندوخیل کی حالت دیکھیں ہم نے بولا ہم اپنی گلہ ہی نہیں کرتی سعید ہاشمی کی حالت دیکھی وہ کہ لان میں جا کر بیٹھے گئے بجٹ سیشن میں بھی نہ آئے ہم نے بولا جب ان کی گلاؤں کا کوئی قدر نہیں تو ہماری گلہ کون سنے گا تو ہم نے بولا بہتری اسی میں ہے کہ خاموش رہے لیکن انہوں نے خود اپنی اسٹیٹمنٹ سے یہ موقع دیا کہ ہم بات کریں یعنی ہمارے فنانس منسٹر کو اور چیف منسٹر کو مطمئن کرنے کیلئے اور سب کو مطمئن کرتے جا رہے ہے امید ہے اس بلوچستان کے عوام کو اس طریقے کے بجٹ سے کوئی مطمئن نہیں کر سکتا thank you جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: مہربانی شکر نہ جی مسٹر عبدالرحیم مندوخیل۔
 عبدالرحیم مندوخیل: مہربانی جناب آپ نے ہمارے 99-1998 کے ضمنی بجٹ پر بحث کا موقع دیا ہے جناب والا میں پہلے اہم نکات پر جو سردار اختر جان مینگل نے حقائق پیش کئے ہیں فگرز رکھے ہیں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ جو دعویٰ ہے کہ انہوں نے کفایت شعاری کی ہے بچت کی ہے وہ صحیح دعویٰ نہیں ہے واقعتاً اس بجٹ جو ضمنی بجٹ آیا ہے اور جو اصل بجٹ آیا ہے اس تقریر کا خرچہ زیادہ ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں اور بڑا افسوس ہوتا ہے گورنمنٹ پر کہ وہ باقاعدہ ان چیزوں کے

بارے میں ہمارے غریب صوبے میں بھی سینک ہو گئے ہیں انہیں کوئی احساس نہیں ہے کہ یہ جو کچھ کر رہے ہیں ایک ذمہ دار نمائندے کی حیثیت سے نہیں کر رہے ہیں ذمہ دار گورنمنٹ کی حیثیت سے نہیں کر رہے ہیں بلکہ عوام کے پیسے ان کا نورا استعمال کر کے دونوں ہاتھوں سے ضائع کر رہے ہیں اس میں دوسری بات کریں گے کہ یہ جو شیریں مادر ہے جو کچھ ہے اس وقت کھاوا اور پیو جب تک کوئی اور موقع آئے یہ بڑا افسوس کا مسئلہ ہے انہوں نے کہا نوش جان۔ یہ ہمارے عبدالرحمان خان کھتران نے کہا ہے یہ جو رویہ ہے یہ آخر ہم کب تک آپ کو اس طرح برداشت کرتے رہیں گے آخردن اگر آپ اسمبلی میں آپ اپنی اصلاح نہیں کریں گے تو پھر عوام کے دوسرے راستے بنتے ہیں عوام کے اس لئے میں رکویمٹ کروں گا کہ ان مسئلوں کو سمجھیں اور اس سے اور زیادہ خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے جس کی آپ تائید کر رہے ہیں اس کے بعد میں عرض کروں گا آمدنی کے مسئلے پر میں وزیر خزانہ صاحب اور تمام گورنمنٹ کی توجہ دلاؤں گا اس بات کی طرف ہماری جو بھی آمدنی ہے ہمارے جو بھی وسائل ہیں ضمنی بجٹ کے حوالے سے جو انہوں نے یہاں پیش کئے ہیں اس میں وہ خود اس بات کا اعتراف کرتے ہیں جو کچھ ہماری constitutional n.f.c. ward تھا پچھلے سال کا جو یہ جاری سال ہے رواں سال 1998-99 اس میں ہمارے انیس ارب روپے ہمیں ملنے تھے ہمارا حق بنتا تھا یعنی وہ جو NFC CONSTITUIONAL WEARD ہے اس میں پراجیکٹ ہوا تھا انیس ارب روپے جس کو وہ خود مانتے ہیں ہمارے گورنمنٹ والے تسلیم کرتے ہیں کہ وہ رقم بھی این ایف سی ایوارڈ نہیں یعنی صحیح ایوارڈ انصاف پر مبنی ایوارڈ نہیں ہے یعنی یہی بات ہماری حکومت کے ممبران اور وزیر خزانہ صاحب نے یہاں صفحہ پانچ پر دیا ہے کہ این ایف سی ایوارڈ انصاف پر مبنی نہیں ہے ہماری اپنی آمدنی Disisable Pool کے ٹیکسز سے جو مشترکہ ٹیکسز ہیں اور قابل تسلیم ٹیکسز اور ہمارے ٹیکس اور اس کی رائٹی اس کے سرچارج اس کی ایکسائیز یہ جس طرح رکھا گیا ہے یہ غلط ہے دوسری بات ہے جو اس میں انیس ارب روپے پراجیکٹ ہوا ہے وہ انیس ارب میں اس میں ہمیں تین ارب روپے نہیں دے رہے ہیں یعنی جو بجٹ انہوں نے پیش کیا تھا اس میں تین ارب روپے ہماری

آمدنی ایسے ہی ہمیں نہیں مل رہی ہے اور اس کے علاوہ جو آمدنی پراجیکٹ ہوئی ہے یعنی گیس کے اور قابل تقسیم ٹیکس کے اس میں بھی فرما رہے ہیں کہ اس میں اٹھائیس کروڑ روپے کی کمی ہوئی ہے صفحہ تین پر ہے وفاقی حکومت کی طرف سے رقوم کی منتقلی اور مشترکہ ٹیکسوں کے نظر ثانی شدہ تخمینوں کی وجہ سے مزید اٹھاسی کروڑ ستر لاکھ روپے کے کمی ہوئی یعنی آپ اندازہ لگائیں کہ جناب والا تین ارب روپے ایک اور جو ٹیکسز ہمارے حصہ جو این ایف سی ایوارڈ میں پراجیکٹ ہوا ہے اس میں اٹھاسی کروڑ روپے اور کم ہوئے اس حوالے سے میں اتنا کہوں گا کہ چار ارب روپے ہمیں کم دئے ہیں یعنی اس کے معنی ہے کہ ہمارا بجٹ ہمارے اپنے رسورسز ان کو چھوڑا جائے اسلام آباد کی حکومت ہمیں آئینی اور قانونی اپنا حق دے تو ہماری بجٹ خسارے کا نہیں ہوگا ایک پہلو یہ ہے لیکن گورنمنٹ نے یہ خسارے کا پہلو تسلیم کیا ہے ابھی کسی دوست نے فرمایا کہ وہ سلیمانی ٹوپی ہمارے وزیر خزانہ غائب ہو گئے میں نے کہا کہ غائب نہیں ہو گئے یہ ہنر آپ سیکھ لیں گے کہ آپ اپنے چار ارب روپے دوسروں کو دے دیں تو وہ کیسے آپ کو غائب کریں گے آپ غائب نہیں ہوں گے آپ ہمیشہ اقتدار میں ہو گئے صرف عوام آپ کو اقتدار سے نکال کر کھینچ کر نکالیں گے۔ جب ہر سال کے چار ارب اور اس سال کے جو جاری ہے خود مانتے ہیں کہ بائیس ارب روپے ہماری آمدنی این ایف سی ایوارڈ میں ہے لیکن کتنے دے رہے ہیں اور یہاں لکھا ہے اور آج وزیر اعلیٰ صاحب نے اخبار میں بیان دیا ہے کہ مشفق وزیر اعظم نے ہمارا پانچ ارب روپے اپنا کاٹ دیا ہے اور ہمارے حقیقت پسند وزیر اعلیٰ نے انہوں نے لکھا ہے اور آپ اس بات کو نوٹ کریں کہ بلوچستان اور اہل بلوچستان کے بہترین مفاد میں ہم نے حقیقت پسندانہ اور متوازی پالیسی کو فروغ دیا ہے یہ متوازن پالیسی اور حقیقت پسند پالیسی کا یہ انجام ہے کہ پانچ ارب روپے ہمیں نہیں ملے ہیں وہ تو انہوں نے پہلے سے کہہ دیا ہے یہ نہیں ملے ہیں جب سال کی آخر آئی گئی اس میں یہ نئی بات بھی آئے گی جو کچھ آپ کو گیس کا دکھایا گیا تھا اس میں اتنے کروڑ نہیں ہے جو آپ کو دکھایا گیا تھا تقسیم اور قابل تقسیم ٹیکسوں میں آپ کو نہیں دیں گے کیا یہ گورنمنٹ حق رکھتی ہے کہ وہ اس جگہ برسر اقتدار ہو جہاں کے عوام کے چار ارب روپے تو ایسے ہی اس کے حوالہ کریں جناب والا ہمیں بڑا

افسوس ہے یہ رویہ حکومت کا اور ہمیشہ ان کا یہ اخبار میں آتا ہے کہ وہ بڑے حقیقت پسند ہیں اور انگریزی لفظ دیتے ہیں کہ Parnitise وزیر اعلیٰ ہے عملیت پسند ہے ہم اور آپ سادہ لوگ ہیں اس کو نہیں جانتے ہیں ہاں وہ جانتے ہیں تو جناب والا یہ ہماری بنیادی مالیاتی پوزیشن ہے یہ ہماری حکومت نے کیا ہے اب اس میں لیتے ہیں جیسا کہ قندھار کے آدمی نے اپنے بچے کو کہا کہ میں تو گنہگار ہوں پیہ نہیں کہ لوگ کیا کہیں گے اس کے بچے نے کہا کہ لوگ آپ پر شکر کریں گے۔ (مداخلت)

تو بات یہ ہے کہ اسلام آباد کی حکومت نے ہمارے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہا ہے کہ ہم جو ہیں فلاں فلاں ٹیکس ختم کریں گے ہم فلاں ٹیکس کریں گے لیکن ہمارے وزیر صاحب نے کہا کہ ہم نے اس پر سوچنا ہے کہ یہ ہمارے جو ٹیکس لوکل گورنمنٹ کے ہیں یہ اس سے ہم اور اپنے شہروں کے کیسے چلائیں گے اور یہ ٹیکس ہمارے اپنے ہونگے پرسوں یہ انہوں نے بیان دیا اور کل شام انہوں نے کہا کہ مشفق وزیر اعلیٰ نے ہمیں مطمئن کیا ہے یہ مطمئن ہونے والے ہیں اور کہا ہم مطمئن ہیں ہم نہیں سمجھ رہے ہیں کہ آپ آئین میں دئے ہوئے این ایف سی ایوارڈ کے پانچ ارب روپے صوبہ نہیں لاسکتا ہے تو کیا جب مرکزی حکومت زرعی ٹیکس لاگو کرے گی اور لاگو ہے ہمارے لوگوں پر اسلام آباد نے زرعی ٹیکس لاگو کیا ہے اور وہ زرعی ٹیکس اسلام آباد جائے گی اور کوئٹہ شہر میں نہیں لگے گی مستونگ میں نہیں لگے گی پشین میں نہیں لگے گی چمن میں نہیں لگے گی یعنی ٹیکس ہمارے عوام دیں گے اور اس ٹیکس اور اس کا جو خرچ ہوگا وہ لاہور میں کریں گے اور ہماری گورنمنٹ نے کل ان میں یہ جرات نہیں ہے کہ ان کو جواب دے دیں کہ یہ ہمارا صوبائی مسئلہ اگر طریقہ کار صحیح نہیں ہے طریقہ کار خود بنائے ٹیکس صوبہ خود وصول کرے چونگی ہٹا کر دوسرا ہٹا کر سیلز ٹیکس وہ خود لے کر اور باقاعدہ آپ نے کیا آئینی تحفظ لیا ہے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی آئینی تحفظ ہے کہ آپ کے عوام زرعی ٹیکس دیں اور وہ ٹیکس پشین کا پشین کے ضلع میں لگے پشین کی صنعت پر لگے پشین کے اسکول پر لگے پشین کے دوسرے مسائل اس سے حل ہوں کوئٹہ کے ٹیکس کوئٹہ میں لگیں یہ ضمانت آپ نے اپنے وزیر اعظم سے لی ہے یا نہیں۔ نہیں لی ہے آئینی ضمانت اس میں، میں یہ کہوں گا کہ آپ نے ہیٹ ٹریک کی ہے اس میں جمالی صاحب کو

میں خصوصی طور پر ایک این ایف سی ایوارڈ تاج محمد جمالی نے دستخط کیا ہمارے صوبے کے نقصان میں
 دوسرا این ایف سی ایوارڈ ظفر اللہ خان جمالی نے دستخط کیا اور تیسری بد قسمتی جو ہمارے صوبے پر
 زرعی ٹیکس مسلط ہو رہے ہیں وہ ٹیکس صوبے کے اسلام آباد جائیں یہ ہیٹ ٹریک جان جمالی صاحب
 نے مکمل کیا ہے بڑا افسوس کا مقام ہے یہ پوزیشن تو ہماری آمدنی کے حوالے سے ہے صوبے کے
 حوالے سے اور اس کے چلانے کے حوالے سے ہے اب جناب والا ہمارے وزیر صاحب نے ہمیشہ
 اسلام آباد کی تعریف کی ہے اپنا کوئی صوبائی بجٹ نہیں پیش کیا ہے۔ مدخلتیں۔ انہوں نے کہا کہ
 اسلام آباد کی حکومت نے ہائی ویز بنائے ہیں بنائیں گے میں گورنمنٹ سے پوچھتا ہے کہ آپ ذرا اس
 کا بریک اپ دکھا دیں کہ کون سے ہائی ویز ہیں ابھی تک جو سات ارب روپے یہاں آپ نے
 دکھائے ہیں سات ارب روپے خرچہ ہوا ہے ذرا سات ارب روپے کا بریک اپ تو دکھا دیں یعنی آپ
 اتنی غلط بیانی سے کام لیتے ہیں کہ سال کے لحاظ سے دکھا دیں سڑک کے لحاظ سے دکھا دیں کہ کس سڑک
 پر کس سال کا کتنا خرچہ ہوا ہے آپ کو معلوم ہو جائے گا یہ کتنا غلط بیانی ہے اور اس کے باوجود اس مالی
 سال آخر تک سڑک اور کام دکھا دیں کہاں خرچ ہوا ہے کس سڑک پر خرچ ہوا ہے یہاں بس لکھ دیا ہے
 اور اخباروں میں دے دیا ہے حقیقت پسند وزیر اعلیٰ نے اور حقیقت پسند گورنمنٹ نے۔ اب آتے ہیں
 اگلے سال کے لئے اس میں فرما رہے ہیں پانچ ارب روپے کون سے روڈ قلعہ سیف اللہ ڈیرہ غازی
 نوتال ڈیرہ اللہ یار کونڈہ سی اور نوتال ذرا میں پوچھوں گا آپ اس کا ذرا بریک اپ دکھا دیں کہ کس
 سڑک پر کس سال کے لئے رکھا ہوا ہے اس میں میں پوچھوں گا کہ کونڈہ قلعہ سیف اللہ ڈیرہ روڈ کا
 دکھائیں آپ قلعہ سیف اللہ ڈیرہ غازی خان روڈ کا دکھائیں آپ جو اس سال کا دکھا رہے ہیں مرکزی
 گورنمنٹ کے ترجمان کی حیثیت سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ کہہ رہے ہیں ہم نے اتنا خرچہ کیا ہے
 اور یہاں لکھا ہوا ہے کہ سڑکوں کے بارے میں وزیر اعظم کا جو اٹھانوے کا وعدہ تھا انہوں پورا کیا ہے
 ذرا آپ ان سڑکوں میں دکھا دیں انیس ارب روپے آپ اپنے بیان میں دکھا دیں اور یہ بالخصوص میں
 ایک بات کروں گا کہ انیس ارب روپے آنے والے سال میں کتنا رقم ان کے بجٹ میں ہے اور مشفق

وزیر اعظم نے یہ رقم ان کو دی ہے یہ ذرا دکھائیں اس میں بالخصوص ایک بات کروں گا کہ کوئٹہ سے قلعہ سیف اللہ ٹروپ سڑک اور قلعہ سیف اللہ سے لورالائی ڈیرہ غازی خان سڑک آپ دکھائیں کچھ نہیں یعنی انیس ارب روپے بائی ویز پر۔ اور چین کی سڑک کا تو نام ہی نہیں ہے یعنی وہ تو سڑک ہے نہیں۔

جناب اسپیکر: آپ نے ضمنی بجٹ پر بات کرنی ہے وہ بعد کی بحث ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ حال ضمنی کا ہے ہم نے ان کے کارنامے دکھائے ہیں یہ ہم ضمنی کی بات کر رہے ہیں ضمنی کی آمدنی پر بات کر رہے ہیں ضمنی کے استعمال پر بات کر رہے ہیں کہ وہ کہہ رہے کہ انیس ارب روپے میں سے اتنی رقم ہمارے صوبے کو ملے گا ہمیں بڑا افسوس ہے کہ اس میں اس میں کچھ نہیں ملے گا اور پھر ہمارے سڑکوں کو سرے سے رکھتے ہی نہیں ہے اب آتے ہیں افسوس ہوتا ہے کہ صوبائی حکومت نے کہا کہ مرکزی حکومت نے کون سا بجٹ رکھا ہے ذرا اس کو دیکھیں اور یہاں ہاؤس میں کھڑے ہو کر آپ نے اس کا دفاع کیا ہے اس سال پاکستان کا کوئی چونسٹھ ہزار کروڑ روپے کا ہے اس سال کا اسلام آباد کا بجٹ ہے اور انہوں نے کتنا خرچہ کیا ہے ایک خرچہ ہے ہمارے صوبے کے لئے صفحہ چھ پر دیا ہے کہ بلوچستان کے لئے دو ارب روپے پچاس کروڑ روپے کا ترقیاتی پیکیج دیا ہے جس کیلئے وزیر خزانہ صاحب نے بڑا باؤڈالا ہے اگلے مالی سال میں اس کیلئے ہمیں دس کروڑ روپے مہیا ہونگے یعنی دو سو پچاس کروڑ کو دس پر تقسیم کریں وزیر صاحب پچیس سال میں ہمیں روپے ملیں گے اور یہاں آپ لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ اس سال انہوں نے ہمیں اڑھائی ارب روپے دیا ہے اڑھائی ارب روپے وہ ملیں گے اور یہاں آپ لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ اس سال انہوں نے ہمیں اڑھائی ارب روپے دیا ہے اڑھائی ارب روپے وہ ملیں گے یا نہیں اور دوسرے پانی کے لئے انہوں نے چرتالیس کروڑ روپے دیئے ہیں واراں سال میں انہوں نے ہمارے لئے پانچ کروڑ روپے رکھے ہیں یہ نو سال میں ملیں گے کیا آپ کو اس قابل سمجھیں جہاں وفاقی حکومت چونسٹھ ہزار کروڑ روپے کا خرچہ ہوگا اور ہمارے صوبے کے لئے دس کروڑ پانچ کروڑ دوسرے اور ڈیڑھ کروڑ کی دوسری رقم ہے سی این جی میں ہے یہ رقم پورے ڈیڑھ کروڑ روپے ہمارے مشفق وزیر اعظم صاحب ہمیں دے

گے اور وزیر صاحبان ہمارے مطمئن ہونگے اور ایک انجم دو کروڑ روپے بلوچستان یونیورسٹی میں کمپیوٹر سائنس کا دیں گے۔ اس کے علاوہ ہماری بلوچستان یونیورسٹی میں دیکھیں کمپیوٹر کے لئے رقم رکھی گئی دو کروڑ روپے رکھے۔ اس کے علاوہ بولان میڈیکل کالج تین کروڑ دس لاکھ روپے بولان میڈیکل کالج۔ اور ہم سے کتنے لئے ہیں ہم سے پانچ ارب روپے کاٹے ہیں پانچ ارب روپے کے معنی ہے پانچ سو کروڑ روپے پانچ سو کروڑ روپے ہم سے کاٹ کر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور ہمارے وزیر خزانہ کے اور ہمارے ممبران بڑے خوش ہیں اور صرف بیس کروڑ روپے دیئے گئے۔ چونسٹھ ہزار دو سو کروڑ روپے میں سے۔ اور اس میں پانچ سو کروڑ روپے ہمارے اپنے ہیں اور یہ بڑے خوش ہیں اور حکومت خوش ہے یہ صوبہ کو چلانے کا طریقہ نہیں ہے اور عوام کے نمائندوں پر جو عوام کا حق ہے یہ پورا کرنا ہے اس مسئلہ کو آپ سیریس لیں۔ آگے بجلی کے متعلق یہ ہے کہ یہ کریں گے وہ کریں گے لیکن آپ یہ دکھا دیں کہ اس سال آپ کس جگہ کو بجلی دیں گے؟ یہاں باقاعدہ ایٹیم دیا گیا ہے کہ بجلی کے سلسلے میں یہ اقدام کئے جائیں گے اور آپ نے جو کویت فنڈ کی بجلی کا آپ نے ہر ممبر کو کہا آپ لوگ تجاویز دیں۔ ولج الیکٹرک فیکشن ملے گی اور ممبر صاحبان علاقوں میں چلے گئے اور لوگوں کو کہا ہم بجلی لا رہے ہیں وہ درمیان میں بالکل غائب ہے بڑا افسوس ہے صفحہ سات پر ہے یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ اپنے آپ کو لوگوں کو ہنسار ہے ہیں صوبے پر ہنسار ہے ہیں یا نمائندوں پر ہنسار ہے ہیں۔ (مداخلت) میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ سے گزارش ہے یہ مختلف خرچے اور جنرل ایڈمنسٹریشن میں کروڑوں روپے نیا خرچہ کروڑوں روپے پولیس کو دیا کروڑوں روپے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو دیا ہوم ڈیپارٹمنٹ جو پولیس کا اپنا ڈیپارٹمنٹ ہے اکثریت امن وامان کا مسئلہ عمومی طور پر پولیس کے پاس ہے فلاں سیکریٹ سروں فلاں فلاں لکھا ہوا ہے اس پر کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں یہ کیوں کر رہے ہیں کس طرح دے رہے ہیں اور کس کام کے لئے دے رہے ہیں اسی طرح پولیس کتنے اے ایس آئی لگے ہوئے ہیں سینکڑوں لگے ہیں اور میرٹ پر ہمارے کسی کو نہیں لگایا ہے نہ چھوڑتے ہیں یہ جو موجودہ سال میں بھرتی ہوئے

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب میرے وقت میں ایک اے ایس آئی بھی نہیں لگا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب آپ وہ لسٹ منگوائیں آپ کے کتنے اے ایس آئی گئے ہوئے ہیں اور اس کے لئے ہم آپ کو اضافی خرچہ کیوں دیں عوام اپنے پیٹ کاٹ کر آپ کو سروسز کیوں دیں کہ آپ ہمارے قوم کے خلاف کریں یہ ضمنی بھت آپ کیسے پیش کر رہے ہیں۔ (داد ضمنی بھت خیر ادا۔ کٹے نا) مداخلت۔

جناب اسپیکر: ان کو بات کرنے دیں اور آپ ختم کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر آپ نے پبلک ریلیشن میں حکومت کو کتنے کروڑ روپے دے رہے ہیں کروڑوں روپے دئے ہیں نہ آپ پہلے سنتے ہیں اور نہ بعد میں سنتے ہیں۔ یہ جناب والا پبلک ریلیشن میں دو کروڑ اٹالیس لاکھ روپے اضافی دیئے ہیں۔ یہ ڈیمانڈ نمبر سینتیس ہے اس میں جنرل مینسٹریشن ڈیمانڈ نمبر ایک آئیٹم نمبر سینتیس۔ پبلک ریلیشن دو کروڑ اٹالیس لاکھ روپے اضافہ صفحہ دو پر دیئے گئے ہیں۔ اس کو کیا وزیر صاحب نوٹ کر لیا ہے دو کروڑ اٹالیس لاکھ روپے یعنی صرف پبلک ریلیشن میں اضافہ دیئے ہیں کیسے آپ نے خرچ کئے کیوں آپ کو یہ اجازت ملے کیوں عوام آپ کو اضافی دیں۔

جناب میں اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ یہ جو اضافی رقم ہے آپ نے بھت نہیں کی ہے زیادہ خرچ کیا ہے اور ہمارے عوام پر بوجھ ڈالا ہے اس کے علاوہ کچھ کیا ہے اس میں ایک اضافہ کروں گا ایک ہروں ڈیمانڈ نمبر انتیس۔ اور ڈیمانڈ نمبر اٹھائیس اس کا ذکر خصوصی طور پر نہیں کیا ہے آپ نے اس کو بریک اپ نہیں کیا ہے آپ نے اس کو ایسے ہی جمع کر کے پیش کر دیا ہے چونتیس کروڑ پینتالیس لاکھ روپے۔ کیونٹی شروع بغیر وضاحت کے کہ کس آئیٹم پر اور کیوں؟ آپ نے انہیں کیا ہے اس کے علاوہ ڈیمانڈ نمبر انتیس میں اکتالیس کروڑ روپے اور تیس لاکھ روپے دئے ہیں اپ ذرا بتا سکتے ہیں ہیں کہ کس سڑک پر کام کیا ہے اتنا کروڑ روپے لگے ہیں۔ یہ خرچہ کہاں ہوا ہے بسیمہ اور ناگ والا رہے گا اور جو ہم کروڑوں روپے دے رہے ہیں کہ آپ سڑکوں کی مرمت کریں دیکھیں

کر ڈروں روپے اس کی دیکھ بھال کے لئے دے رہے ہیں آپ نے کوئی خرچہ نہیں کیا ہے۔ آپ نے کوئی پیسہ سڑکوں پر نہیں لگایا ہے آپ تمام صوبے میں کوئی ایسا سڑک دکھائیں جس کو آپ نے بنایا ہو۔ جناب اسپیکر: میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ ختم کریں آپ کو اسپیکر کے حکم کا احترام ہونا چاہئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں ختم کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کے بعد چونتیس کروڑ روپے ایک اور اکتالیس کروڑ روپے دوسرے آپ نے اضافی دیئے ہیں یہ بڑا ناجائز ہیں اس لئے مہربانی کریں نظر ثانی کریں ہم جناب والا سے ضمنی بجٹ کے اضافے کو عوام پر ظلم سمجھتے ہیں اور اس کو رد کرتے ہیں رجیکٹ کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ صاحب وائینڈنگ اپ چیچ کریں گے۔ ان کو بات کرنے دیں پرنس موسیٰ جان صاحب خاموش رہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب والا میرے دوستوں نے اس بجٹ پر ہیڈ وار بات کی اور میرے معزز دوست عبدالرحیم خان مندوخیل نے بھی محاصل کے سلسلے میں تفصیلی گفتگو کی اس سلسلے میں میری کوشش ہوگی کہ سردار صاحب کو اور اپنے سینئر دوست کو جہاں تک ممکن ہو وہ حقائق بتاؤں کہ سپلیمنٹری میں یہ اضافی اخراجات کیوں ہے اور محاصل میں جہاں تک کمی کی بات ہے وہ ہم نے ان کے سامنے نہیں چھپایا جناب والا رواں مالی سال میں جب این ایف سی ایوارڈ کی مینٹنگ ہوئی تھی اسلام آباد میں جس کو پرائم منسٹر چیر کر رہے تھے اس وقت سردار صاحب بطور وزیر اعلیٰ بلوچستان اور میں بحیثیت وزیر خزانہ اس مینٹنگ میں ہم موجود تھے اور این ایف سی کی اس مینٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام صوبے اپنے غیر ترقیاتی اخراجات میں پچاس فیصد کمی کریں گے اور اس فیصلے کو چاروں صوبوں نے مانا۔ اس کے بعد جب ہم یہاں آئے تو ہم نے پچاس فی صد غیر ترقیاتی اخراجات میں ہم نے کمی کی جس طرح کی میں اپنی بجٹ تقریر میں گزارش کر چکا ہوں کہ کئی مدت ایسے تھے کئی سیکٹر ایسے تھے جن میں ہمیں رواں سال کے دوران اضافہ کرنا پڑا عوام کی سہولتوں کے لئے اب مثال کے

طور پر ہم نے کمی کی بھی دو ادا کیلئے دوسری چیزوں کیلئے لیکن دوران سال جو ہم نے پیسے رکھے تھے وہ کم ہو گئے اور اس کو بڑھانا پڑا اسی حوالے سے سیف کا جو پروگرام قحار مرکزی حکومت نے وہ جو کٹ تھے وہ بحال کئے اب یہ ہے کہ جب مرکزی حکومت سے ایک ارب روپیہ آتا ہے تو اس میں بیس کروڑ روپے صوبائی حکومت نے اپنا شیئر دینا ہوتا ہے اس سے آپ انکار نہیں کر سکتے ہیں اگر غیر ترقیاتی اخراجات کی تفصیل آپ دیکھیں زیادہ تر اس سلسلے کی مدات ہیں جہاں ہم نے بجٹ میں پیسے کم رکھے تھے لیکن دوران سال ہم نے کئی جگہوں میں اضافہ کیا ہے جس کی وجہ سے یہ ضمنی بجٹ عوام کو یاد دہستوں کو برا لگ رہا ہے لیکن سردار صاحب تو خود اس میں موجود تھے۔ سردار صاحب اس فیصلے میں موجود تھے تو میرے خیال نہیں ہے کہ سردار صاحب کے علم میں یہ بات نہیں ہے جہاں تک بجٹ کی بات ہے جہاں ایک ارب روپے کی بچت کی بات ہے میں فخر یہ کہتا ہوں کہ ہم نے ایک ارب روپے کی بچت نہیں کی ہے تو ان اقدام کی وجہ سے ہم نے تمیں کروڑ روپے بچالئے ہیں سردار صاحب نے ایک ہیڈ کا ذکر کیا ہے کہ ایک ایکسین کو یہ پیسے دیئے ہیں جناب والا اصل میں وہ ایگزیکٹو انجینئر کی بات نہیں ہے یہ ایک ہیڈ کا نام ہے جس کو ایکسین کہتے ہیں سردار صاحب کا تیسرا اعتراض ساٹھ لاکھ روپے کی سائیکلوں پر تھا۔ جناب میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں یہ ساٹھ لاکھ سائیکلیں نہیں ہیں یہ پندرہ لاکھ کی ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: صفحہ نمبر گیارہ سے پچیس تک دیکھیں۔

جناب اسپیکر: سردار اختر صاحب مداخلت نہ کریں آپ کی بات پھر ہو سکتی ہے۔

وزیر خزانہ: جناب والا جہاں تک نان ڈویلپمنٹ میں اخراجات کی زیادتی کی بات ہے وہ تو میں نے گزارش کر لی کہ کیوں اخراجات میں اضافہ ہوا ہے سردار صاحب نے کہا کل پرسوں میں سولہ تاریخ کو ہم نے سپلیمنٹری بجٹ کا ذکر ہی نہیں کیا ہے تو جو تقریر سردار صاحب کے ہاتھ میں ہے انہی کے صفحوں میں لکھا ہوا ہے اس میں اہل کا ذکر ہے اور جناب والا عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب نے محاصل کی مد میں زیادہ زور دیا ہے کہ صوبے کے محاصل بہت کم مل رہے ہیں اور صوبائی حکومت نے پانچ ارب روپے دے کر کچھ کروڑ روپے لے کر وہ خوش ہو گئے ہیں جناب میں نے یہ بات صوبائی

بحث میں بھی نہیں چھپائی ہے جو اس وقت تقریر آپ کے ہاتھ میں ہے اس میں ہم نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن میں تھوڑا سا اس کا بیک گراؤ نڈناتا چاہتا ہوں کہ جناب این ایف سی ایوارڈ سائین ہو اس وقت ایکشن تو ہو چکے تھے لیکن حکومتیں نہیں بنی تھیں پھر اس کے بعد سردار محمد اختر مینگل صاحب کی حکومت بنی۔ اس پر انہوں نے اعتراضات کئے لیکن جتنا عرصہ وہ حکومت رہی اس دوران اس میں کوئی عملی کام ان اعتراضات پر نہیں ہوا وقتاً فوقتاً ہم مرکز سے یہ مطالبہ کرتے رہے کہ جو این ایف سی ایوارڈ آپ نے کیرئیر حکومت نے سائین کیا ہے اس کے مطابق تو ہمیں وسائل دیں لیکن مرکزی حکومت کا چاروں صوبوں کو یہ جواب ہوتا تھا اور اس سال ہم نے یہ مسئلہ پھر ان کے سامنے اٹھایا تو ان کا جواب حسب سابق تھا کہ ہم یہ فکر آپ کو دے دیتے ہیں لیکن اصل بات آتی ہے ریونیو کی کلکیشن collection کتنی ہوتی ہے ریونیو کی۔ اس کی بنیاد پر ہم بیٹھ کر صوبوں کو پیسے دیتے ہیں گزشتہ مالی سال میں جو مرکزی حکومت کے نارگٹ تھے اس سے کم ان کو ریونیو حاصل ہوا اور اگلے سال بھی جو وہ فکر دیتے ہیں اس کے مطابق دیں لیکن جس طرح عبدالرحیم خان مندوخیل کا کہنا ہے کہ ضروری وہ پیسے ہمیں دیں میں یقیناً کہتا ہوں کہ ہم اسی انداز سے ہم مرکزی حکومت سے اپنا موقف رکھتے ہیں کہ جناب این ایف سی ایوارڈ میں آپ نے جو ہمیں فکر دیئے ہیں اس کے مطابق آپ ہمیں وسائل مہیا نہیں کرتے ہیں وہ بے معنی ہوتے ہیں اور اس کتاب میں ہم نے یہ ذکر کیا ہے لیکن مرکزی حکومت کی اپنی مجبوریاں ہیں۔ مداخلت۔ بلوچستان کی ایک بڑی آمدن کا ذریعہ گیس سرچارج ہے گزشتہ حکومت میں ہم نے مرکزی حکومت کے سامنے یہ بات رکھا اس کا جہاں حساب کتاب ہوتا ہے جہاں پر آپ بیٹھ کر نفع نقصان نکالتے ہیں وہاں پر صوبوں کو شریک نہیں کرتے بلکہ مجموعی طور پر ایک امانت دیتے ہیں کہ جناب اس سال اتنا اخراجات ہوئے یہ آپ کا گیس ڈیولپمنٹ سرچارج ہے گزشتہ حکومت میں ہم نے یہ زور دے کر کہا کہ جناب ہمیں اس عمل میں شریک کیا جائے اور اس سال ہم نے وزیراعظم صاحب سے ملاقات کر کے باقاعدہ وزیر خزانہ صاحب کی موجودگی میں یہ بات ان کے سامنے رکھی کہ مہربانی کر کے کوئی ایسی کمیٹی فارم کریں جس میں بلوچستان کے نمائندے ہوں جس میں مرکز کے

نمائندے ہوں۔ باقاعدہ وزیر خزانہ صاحب کی موجودگی میں یہ بات ان کے سامنے رکھی کہ جناب مہربانی کر کے کمی کی کوئی ایسی فارم کریں جس میں بلوچستان کے نمائندے ہوں جس میں مرکز کے نمائندے ہوں اور یہ ہم آپس میں مل بیٹھ کر ایک فارمولے کے تحت اس مسئلے کو ہمیشہ کیلئے ختم کریں۔ جہاں عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کا اعتراض ہے وہاں ہمارے اعتراض بھی مرکز سے یہی ہے کہ جتنی گیس مارکیٹنگ کمپنیاں جتنی ان میں ملازمین رکھے گئے ہیں ہمارا کلیم یہ ہے کہ وہ سارے بلوچستان کے گیس ڈولپمنٹ سرچارج سے پورا کیئے جاتے ہیں اگر یہ اخراجات کم کئے جائیں یقیناً ہمارا ریونیوز زیادہ ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں بالکل ہم باخبر ہیں اور ہم نے مرکزی حکومت سے اختر مینگل صاحب کے ٹائم پہ بھی بات اٹھائی اور اس سال بھی ہم نے یہ بات اٹھائی اور انہوں نے اس بات کی یقین دہانی کی ہے کہ وہ کمیٹی بٹھا رہے ہیں۔ جناب والا جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے یہ آکڑائی اور ضلع ٹیکس کے متعلق زرعی ٹیکس کا تو آپ نے کوئی اتنا کھل کے تو بات نہیں کی لیکن آپ کا جو میں فوکس کیا تھا آپ نے فوکس کا تھا آکڑائی کو۔ تو جناب والا جس طرح یہاں پہ بیٹھنے والے معزز ممبران کو اپوزیشن سے ہوں یا حکومت سے ہوں میں نہیں سمجھتا کہ جو حکومت میں ہیں انکو بلوچستان کا مفاد کم عزیز ہے اور جو اپوزیشن میں بیٹھے ہوں ان کو زیادہ عزیز ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ جب ہم اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں جب ہم اپنے لوگوں سے الیکٹ ہو کے یہاں آتے ہیں تو ہماری بنیادی ضرورت ہوتی ہے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی کے ہم سب سے پہلے اپنے صوبائی مفادات دیکھیں۔ اپنے لوگوں کی مفادات دیکھیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ خدانخواستہ سردار اختر مینگل صاحب یا عبدالرحیم مندوخیل صاحب جو ہیں وہ ہم سے کم صوبے کی جو ہے ناخبر چاہتے ہیں یقیناً جس طرح جان جمال چاہتا ہوگا اتنا ہی وہ چاہتے ہوں گے۔۔۔ (ڈیک بچائے گئے)

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ دل سے کہہ رہے ہیں؟ دل سے کہہ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: No cross talking No. Do't interrupt him.

Please do't interrupt him.

ہے اب جبکہ وزیر اپنے بجٹ پر بات کر رہا ہے تو خدا را اس کو سینے تو سہی آپ کو موقع ملے گا بات کرنے کا بعد میں ملے گا ملے گا آپ کو۔

عبدالکریم نوشیروانی: جناب اسپیکر وہ آپ کا I wil not allow you. آپ کو نہیں چھوڑوں گا میں بیٹھیں۔ پلیز تشریف رکھیں جی۔ آپ بیٹھیں جی۔ پلیز آپ تشریف رکھیں جی۔ اگر آپ کو پاسداری نہیں ہے اس ہاؤس کی اس کے تقدس کی تو بیشک بولیں۔ اگر اس ہاؤس کی پاسداری اس کے آپ ممبر ہیں آئرن ایبل ممبرز ہیں تو آپ کو اس ہاؤس کے تقدس کی اس کی حرمت کا خیال رکھنا ہوگا اور میں آپ کو ایسے فضول باتیں کرنے نہیں چھوڑوں گا۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر صاحب انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دوست کہتے تو بہت زیادہ ہیں لیکن سننے کا حوصلہ بہت کم ہے اور پھر ایک ایسے سنئیر دوست سے کم از کم میں یہ توقع نہیں رکھ سکتا جس سے۔۔۔ جو میں نے اور اس نے ایک Upper House میں چھ سال بیٹھ کے کام کیا ہو۔ تو جناب والا! جہاں تک ضلع ٹیکس اور آکڑائی کی بات ہو رہی تھی جب مرکزی حکومت نے ان کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے دیکھا کہ ہم نے اپنی بجٹ کے بعد پریس کانفرنس میں نے کی اس میں میں نے اس بات کی وضاحتیں خود چاہیں مرکزی حکومت سے۔ خود ہم نے یہ وضاحت چاہی کہ جناب یہ آپ ہمیں یہ مطمئن کریں کہ یہ ۷۸ کروڑ روپے جو لوکل کونسلوں کے ذریعے ہمیں حاصل ہوتے ہیں جس میں کچھ حصہ ترقیاتی حوالے سے خرچ کیئے جاتے ہیں اور کچھ حصہ غیر ترقیاتی حوالے سے ملازمین پہ خرچ کیئے جاتے ہیں اس ٹیکس کو اگر آپ نے ختم کر دیا تو اس کا مداوا کیسے ہوگا پھر اس کے بعد جناب صوبے کا وزیر اعلیٰ اسپیشلی اسلام آباد تشریف لے گئے وہاں انہوں نے پرائم منسٹر سے بات کی وہاں جو متعلقہ حکام تھے ان سے بات کی اور انہوں نے اس بات کی ضمانت دی کہ یہ ۷۸ کروڑ روپے جو آپ کو ضلع کونسلوں اور آکڑائی اور ضلع ٹیکس سے حاصل ہوتا تھا یہ مرکزی حکومت دینے کا پابند ہے اور یہ پیسے آپ کو مرکزی حکومت دے گا۔ کس طرح دے گا جناب والا انہوں نے جو ایک فارمولا بتایا کہ ساڑھے بارہ پرسنٹ سیلز ٹیکس جو ہے اس کو بڑھا کے

پندرہ فیصد کیا گیا ہے۔ اس مد میں جتنا ریونیو آئے گا جتنا خسارہ صوبوں کو اس ٹیکس ختم کرنے سے ہوگا وہ اس مد میں پورا کیا جائے گا تو ہمیں یہ انہوں نے ضمانت دی ہے میں اس ہاؤس سے فلور پہ یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ پیسے یہ دیں گے جو ہمیں یقین دہانی کی گئی ہے اگر بعد میں کوئی اونٹنی نہیں ہوتی جو سسٹم نہیں سلجھائے گئے اس میں آپ بھی ہمارے ساتھ ہونگے ہم بھی ساتھ ہیں آپ بھی بلوچستان میں ہیں اسکے اوپر بات کی جاسکتی ہے۔ آپ بلوچستان کے مفاد میں میرے ساتھ آئیے کوئی ذاتی مفاد نہیں آئیے۔ تو جناب والا یہ میری گزارشات تھیں اور اس کی اجازت اس ہاؤس سے حاصل کر رہے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر ڈیمانڈ نمبر ۲۸ اور ۲۹ کا ذکر میں اور رحیم صاحب نے کیا تھا وزیر خزانہ اس کو نظر انداز کر گیا جس میں ایک بہت بڑی رقم ہے ۳۳ کروڑ اور ۴۱ کروڑ اور جس میں آپ کے چاغی چیک کے کا بھی اعلان ہے اس کی وضاحت نہیں کی گئی اور دوسری وہ کہہ رہے ہیں کہ پندرہ لاکھ سائیکلوں کے میں ان کو پروف دیکھتا ہوں صفحہ نمبر ۳۹ ملاحظہ کریں آپ۔

جناب اسپیکر: آپ اپنی تقریر کر چکے ہیں سردار صاحب۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر وہ فلور پر غلط بیانی کر رہے ہیں۔ میں ان سے اس کی وضاحت چاہوں گا۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں جی will not allow any body know ا دیکھئے جی آپ تقریر کر چکے ہیں۔ یہ بحث ہے جو اب طلبی نہیں عام بحث ہو رہی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: عام بحث ہو رہی ہے ہم یہ جاننا چاہتے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ پندرہ لاکھ

جناب اسپیکر: نہیں کسی کو شوکا ز نوٹس دیا جا رہا ہے عام بحث آپ نے اپنی بات کہہ دی انہوں نے اپنی بات کہہ دی۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر جب اس مطالبہ زر کی منظوری جائیگی تو تمام گلہ ز اس میں شامل ہونگے وہ کہہ رہے کہ پندرہ لاکھ لیکن یہاں اٹھاون لاکھ روپے ہیں اس کے علاوہ

سعید احمد ہاشمی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر یہ روایات کے خلاف ہے سردار صاحب اپنی تقریر کر چکے ہیں۔

جناب اسپیکر: میں تو کہہ رہا ہوں ہمارے دونوں ممبران کافی تجربہ کار ہے ایک وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں پارلیمنٹ میں ہے دوسرے ہمارے سینئر ساتھی جس نے سینٹ میں چھ سال گزارے ہیں ویسے بھی ان کا ذہن اچھا سیاسی ہے میری ان سے گزارش ہے کہ ادب و آداب کو ملحوظ رکھیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: ابھی جو آپ مطالبات زریں پیش کریں گے اور آپ اس کو پاس کرانیں گے اس میں شک نہیں جس طرح دیکھا گیا اس میں کس طرح کیا گیا ہے جو گھیلے کئے گئے ہیں وہ سب معلوم ہے لیکن جہاں تک پندرہ لاکھ کی بات ہے وہ کہتے ہیں کہ پندرہ لاکھ میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ پندرہ نہیں بلکہ یہ ۷۵ لاکھ روپے۔

جناب اسپیکر: آپ نے کہا دیا ٹھیک ہے سن لیا سارے ہاؤس نے۔ سردار محمد اختر مینگل: وہ مان لیں اور اس کو تسلیم کر لیں۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر مواصلات و تعمیرات): ہم تسلیم کرتے ہیں جناب اسپیکر یہ کتاب اس لئے اتنی موٹی ہوئی کہ رواں مالی سال کا بجٹ بنایا گیا تھا اس میں اتنی خامیاں تھی کہ اسے دور کرتے کرتے یہ کتاب اتنی موٹی ہو گئی۔

جناب اسپیکر: ضمنی میزانیہ بابت سال ۱۹۹۹-۱۹۹۸ء پر بحث مکمل ہو چکی ہے اب اس کے بعد میں ضمنی مطالبات زر سال ۱۹۹۹ء، ۱۹۹۸ء پر رائے شماری کیلئے وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ وہ مطالبہ زر نمبر پیش کریں۔

رواں اخراجات

مطالبہ زر نمبر ۱

سعید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو ۳۱ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۹ ہزار ۸ سو ۱۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان

اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ / جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد
جزل ایڈمنسٹریشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے۔

ایک رقم جو ۳۱ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۹ ہزار ۱۴ سو ۸ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات
کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ / جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد“ جزل
ایڈمنسٹریشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: اس میں کٹ موٹن آئی ہے۔ عبدالرحیم خان مندوخیل پیش کریں۔
عبدالرحیم خان مندوخیل:

مطالبہ نمبر ۱۔ ”جزل ایڈمنسٹریشن“ منجانب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۳۱ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۹ ہزار ۱۴ سو ۸ روپے کے کل مطالبات زر
بسلسلہ مد“ جزل ایڈمنسٹریشن“ میں بقدر ۱۰ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات - کفایت شعاری

جناب اسپیکر:

مطالبہ ۱۔ ”جزل ایڈمنسٹریشن“

تحریک یہ ہے کہ مبلغ ۳۱ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۹ ہزار ۱۴ سو ۸ روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد
”جزل ایڈمنسٹریشن“ میں بقدر ۱۰ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ کفایت شعاری

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر اس پر میں بات کرنا چاہوں گا کہ کٹ موٹن آیا
ہے وہ قواعد اور سہلی کے جو رولز ہے ان کے خلاف ہے۔ جناب آپ رول ۱۲۱ سب رول (۲) کو
ملاحظہ کریں اس میں دو کلیئر دن ہونے چاہئے کسی بھی کٹ موٹن کو لانے کے لئے لہذا یہاں پر دو کلیئر
دن تو کیا کل بارہ بجے آفس آؤر کے بعد ہمیں وہ ملے ہیں۔ تو جناب میں سمجھتا ہوں کہ یہ رولز کے

خلاف ہے اور یہ کٹ موشن باؤس میں نہیں آسکتے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ بظاہر اس بات سے اتفاق ہے کہ دو دن کا کلیئر نوٹس لیکن اس کے علاوہ یہ جو ڈیمانڈز ہے ان کے دن ایسے رکھنے ہوتے ہیں کہ اس میں ہم جو صوبائی اسمبلی کے ممبران ہیں انہیں بجٹ کی اسٹیڈی کرنے اس پر کٹ موشن تیار کرنے اور کٹ موشن لکھ کر نوٹس دے دینے کا موقع ملے اب یہ جو ۱۶ تاریخ جو جناب والا شام کو بجٹ پیش ہوا ۱۷ اور ۱۸ آج ۱۹ تاریخ ہے یعنی بجٹ بڑا پیچیدہ عمل ہے اس کے لئے کافی تیاری کرنی پڑتی ہے اور پھر وہ کٹ موشن نکالنے پڑتے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ ہمیں صحیح ٹائم دے یہی دو دن اور دو دن پہلے ہمیں دے دیں کہ ہم اس کو اسٹیڈی کریں یہ تین کٹ موشن ہمارے نہیں بنتے یہ بجٹ ہمارے کٹ موشن بننا ہے اور ہمارا یہ اعتراض ہے کہ اس لئے وہ ممکن ہی نہیں ہے جس طرح جناب اسپیکر نے وہ ٹائم رکھا اس لئے اس میں زیادہ سے زیادہ ہم نے کوشش کی اور ہم نے ٹائم پہ نوٹس دیا اور اس کے ساتھ جناب اسپیکر کو مکمل اختیار ہے کہ ایسے صورتحال ہو اس میں باقاعدہ خود فیصلہ کر کے یہ پیچیدگی نکال دیں۔ رول ۱۱۸ اور ۱۲۱ کو ملا کر اس۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر درست ہے کہ اسمبلی بزنس کی الاٹمنٹ کی اور وہ رولز کے مطابق ہے اور جہاں تک کٹ موشن کا تعلق ہے یہ رولز جس کے تحت یہ اسمبلی چل رہی ہے رولز ہم نے بنائے ہیں اس میں ۱۲۱ بالکل واضح ہے اور اس میں کوئی ابہام نہیں۔

121.(2) Notice of such motions shall be given two clear days before the day on which such demand for grant comes up for discussion very clear.

تھا تو انہیں رات کو پڑھ کر صبح ایک روپے کی کٹوتی اس میں لگا کر ۱۷ جون کو اسمبلی میں دینا چاہئے

تھا۔ جناب میں آپ کی توجہ ۱۲۲ پر لاؤں گا۔ 122. The Speaker shall decide

whether cut-motion is or not admissible under these rules

and may disallow any cut motion when

ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں یہ سارا پڑھے پھر تو یہ کوئی اور چیز بنتی ہے۔

In contravention of these rules. اس کا آخری جملہ پڑھے۔

جناب اسپیکر: نہیں سچ کا سارا بھی پڑھے۔

These سعید احمد ہاشمی (وزیر مواصلات و تعمیرات): تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ

cut-motions are not in order and this should be disallow.

جناب اسپیکر: میری گزارش ہے کہ واقعی قاعدہ نمبر ایک سو اکیس کا مزدو کے تحت کسی بھی آنرز ہبل

ممبر کی جانب سے دو واضح دن پہلے آنا چاہئے تھا یہ درست ہے مگر یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ چونکہ بجٹ سولہ

جون شام چار بجے پیش ہوا اور اس دن کا اجلاس انیس جون تک ملتوی ہو گیا۔

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب رونگ سے پہلے ہمیں سن لیں۔

سر دار عبد الرحمان کھسیران: جناب اس کے بعد ہمیں موقع دینا ہوگا۔

جناب اسپیکر: آپ کو پتہ نہیں ہے آپ مطالعہ کر کے آئیں تو بات تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ

۱۶ جون کو جو بجٹ پیش ہوا اور چار بجے تقریر ہوئی اور اس کے بعد یہ کہا گیا کہ اگلا اجلاس انیس جون

گیارہ بجے صبح ہوگا ضمنی بجٹ کے مطالبات زر جو ہیں وہ آج پیش ہوتے ہیں قاعدہ ایک سو اکیس کے

تحت جو بالکل واضح ہے کہ کٹ موشن اس اسمبلی کے آفس میں دو دن کلیئر پہلے آنے چاہئے تھے یعنی

اس طرح وہ کٹ موشن سترہ بجے صبح تک پہنچنے چاہئے تھے مگر ہمیں جو کٹ موشن ملے وہ اٹھارہ کو ملے اس

میں کوئی ابہام نہیں کہ رول ایک سو اکیس واضح نہیں ہے مگر اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کسی بھی

آنرز ہبل ممبر کو حق ملنا چاہئے کہ وہ اپنے مطالبات زر پیش کر سکے یا کٹ موشن پیش کر سکے رول ایسے

ہیں جو متصادم ہیں ابہام ہے اس میں چاہئے تو یہ تھا آج کا اجلاس اکیس کو ہوتا اور حکومت مجھے اکیس کا

شیدول بنا کر مجھے بھیجیے لیکن ایسا نہیں ہوا لہذا اس مسئلے کو ختم کرنے کے لئے آپ اس مسئلے کو خود حل کیے جائیں۔

نواب ذوالفقار علی گسی: جناب ان کے صرف تین کٹ موشن ہیں ان پر بحث ہونی ہے آپ کو نظر آ رہا ہے کہ میجرٹی کس طرح بیٹھی ہوئی ہے آپ نے ویسے دو ٹنگ کرانی ہے بات تو ان کو بھی نظر آ رہی ہے اور ان کو بھی۔ رولنگ آپ کی بڑی کلیر ہے۔

جناب اسپیکر: میں ایوان کی رائے لینا چاہتا ہوں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ ضرور ہے کہ دو دن کا نوٹس۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے ممبر کو اس کا نوٹس دینا ہے اگر آپ رول کو نرم کریں اور رول کو ایسا مس یوز نہ کریں اور ایسا نہ کریں کہ کسی کو ممبر موقع نہ دیا جائے یہ دو سو چھبیس میں دیا گیا ہے کہ ہمیں دو دن کی تیاری کا موقع دینا ہے۔ اس کیس میں چونکہ موقع نہیں دیا گیا اور ایک دن ہم نے پہلے کٹ موشن جمع کرایا ہے تو اس نازک مسئلے کا آپ خود فیصلہ کریں۔

عبدالرحمان کھسیر ان: اس کا فیصلہ ہاؤس کرے گا۔ رول بھی ہاؤس نے بنائے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب آپ نے بھی کہہ دیا کہ اس میں ابہام ہے آپ نے ممبر کو ٹائم دینا ہے اور ایسے بحث پاس نہیں کر سکتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب یہ بحث کا پروگرام آپ نے اور آپ کے سیکریٹری نے بنانا تھا تو چاہئے یہ تھا کہ آپ دو دو تین دن دیتے اور جب آپ نے خود ٹائم نہیں دیا ہے اور اب آپ کیا رولنگ دے سکتے ہیں دو کلیر ڈے خود رکھتے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ملک صاحب بجا فرما رہے ہیں آپ اس کو خود رکھ لیتے اور اگر نہیں رکھا تو اب آپ یہ رعایت کر سکتے ہیں کہ کسی نوٹس کا اس پر رعایت کر سکتے ہیں اگر وقت نہیں ملا تو اب آپ کا اختیار ہے آپ کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے۔

سید احسان شاہ: جناب آپ رول کو دیکھیں تو اس میں واضح ہے دو دن کا وقفہ ہوگا ابک سو

اٹھارہ سب رول میں دو میں واضح لکھا ہے کہ دو دن کا وقفہ حکومت دے چکی ہے اور اس کے بعد کوئی صحیح طور پر کٹ موشن نہیں پیش کرتا ہے تو یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ رول پڑھیں ایک سواٹھارہ بھی واضح ہے آپ ممبر کو موقع دیں وہ کٹ موشن لائے تیاری کرے اور بحث کرے۔ یہ نہیں ہے آپ نے ڈاکومنٹ دے دئے اسٹیڈی کا موقع نہ دیا بغیر تیاری کے آجا موقع دیا جائے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): گزارش یہ ہے کہ ہماری اسمبلی کو بلوچستان اسمبلی کو یا میرے خیال میں سب سے بہتر یہ ہوگا کہ ہم روز کے مطابق چلائیں آپ آپ کی جو رولز ہیں وہ میرے خیال میں بہت بڑے واضح طور پر وہ لکھتے ہیں کہ ایسے تحریکات کا نوٹس اس دن سے سالم دو دن قبل دینا ہوگا جس دن ایسا مطالبہ زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر: وہی بات ہو رہی ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): میری بات سنیں جب ایک بات کلیئر ہے صاف ہے تو اس میں پھر اس بات کی کیا گنجائش ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ کٹ موشن ہے اور اس پر یہ ہم کریں گے رائے شمار کر لیں گے وہ کر لیں گے رائے شمارے کے متعلق جیسے نواب صاحب نے کہا کہ بات واضح ہے تو میں سمجھتا ہوں۔ ایک بات یہ ہے کہ آپ رولز کے مطابق اسمبلی کو چلائیں ہماری گزارش ہوگی پھر آئندہ آپ ان سے بھی توقع کر سکتے ہیں کہ بھی آپ لوگ رولز کے مطابق کیوں نہیں چلتے اگر آپ خود رولز کو پامال کرتے ہیں پھر یہ مناسب نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر: میں پامال نہیں کر رہا۔ آپ تشریف رکھیں جی۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): اگر آپ کہتے ہیں کہ ہم نے روایات کے مطابق چلانا ہے رولز کو چھوڑ دیں بلوچستان کے روایات ہیں اس کے مطابق تو میری گزارش یہ ہے کہ روایات پھر آپ اپنے جیب میں ساتھیوں بلا لیتے ہیں اور اسے بیٹھا دیتے ہیں اور اس کو کہہ دیتے ہیں کہ اس طرح کے اس کٹ موشن کو ہم چلائیں گے اور اس طرح سے اس پر عمل درآمد ہوگا تو تین باتیں ہیں۔ یا روایات

ہیں ہمارے وہ آپ اپنے چہر میں بے شک تمام ساتھیوں کو بلا لیں اور ان کو کہہ دیں اس طرح سے کٹ موشن وہ پیش کریں گے اور اس سے ایک بات وہ کر لیں گے یہ جواب دے دیں گے مسئلہ ختم اور یاروڑز آپ Fallow کر لیں ایک۔

جناب اسپیکر: چہر میں بلایا تھا بیٹھیں تشریف رکھیں آپ کو چیئرمین میں نے بلایا تھا۔
 مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): تیسری میری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ وہ ساتھی دونوں بھند ہیں تو بیشک آپ پیش کریں لیکن پھر فائدہ کیا ہوگا دس باتیں وہ کر لیں اور یہ جواب دے دیں کوئی فائدہ اس سے مرتب ہوگا تو کٹ موشن پر وہ فائدہ مرتب ہونا چاہئے کہ وہ مناسب بھی ہو لہذا گزارش میرا یہ ہے کہ سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ رولز کے مطابق۔ اس کے مطابق آپ چلائیں اسمبلی کو پھر کل آپ ہم سے یہ توقع کر سکتے ہیں کہ بھی یہ رولز کے مطابق ہیں اس سے آپ نہ نہیں۔ تو لہذا ہماری توقع آپ سے یہ ہے کہ آپ ہمارے اسپیکر ہیں اور اسپیکر کی حیثیت جج کی ہے آپ بحیثیت جج آپ یہ فیصلہ کر لیں کہ آپ یہ رولز کے مطابق چلانا ہے یہ نہیں ہے کہ رولز میں نے بنایا ہے یہ رولز آپ بلوچستان اسمبلی کا رولز ہے تمام ممبران نے مل کر بنایا ہے کل اگر میں وہاں ہونگا تو میرے لئے بھی یہ قانون ہے اگر کل وہ ساتھی ادھر ہوتے بھی اس کے لئے بھی وہی قانون ہے تو جہاں تک رولز کی بات ہے رولز میرے لئے اور حزب اختلاف کے ساتھی ہیں یا اقتدار کے ساتھی ہیں یہ آئی جانی چیز ہے حزب اختلاف اور اقتدار لیکن رولز جو ہے وہ مستقل چیز ہے تو بحیثیت جج آپ کی یہ فریضہ بنتا ہے کہ آپ رولز کے مطابق فیصلہ دے دیں تو میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ رولز کے مطابق فیصلہ دیں تاکہ کوئی جھگڑا اور میان میں نہ ہوں آپ اتنی بحث کرنے کے لئے دو گھنٹے تین گھنٹے اس پر بحث ہوگی میں سمجھتا ہوں کہ رولز سے بحث کر کے اس بات کی اجازت نہیں دیتے ہیں کہ آپ کٹ موشن پیش کریں تو جو ہم نہیں لیتے ہیں تو یہ بحث چار گھنٹے دس گھنٹے چلے لیکن فائدہ نہیں ہوگا بجائے یہ کہ آپ رولز کو Fallow نہ کریں۔

سردار محمد اختر میمنگل: جناب اسپیکر جس طرح اس طرف سے رولز کو کٹ کیا جا رہا ہے اس

میں کوئی شک نہیں ہے کہ رولز میں یہ بات کلیئر ہے کہ دو دن کا نوٹس دیا جائے جناب اسپیکر ۱۶ تاریخ کو شام پانچ بجے ساڑھے پانچ بجے بخت اجلاس ختم ہوا اور اتنا بڑا کتابچہ کوئی اس کو ایک گھنٹے میں اسٹیڈی کر ہی نہیں سکتا، میرے خیال میں ٹریڈری پیچر پر بیٹھے ہوئے یا جنہوں نے یہ بخت بنایا ہوا ہے ایک سال میں وہ اس کو اسٹیڈی نہیں کر سکیں ہاں جہاں تک ان دن کا تعین کرنے کا ذمہ داری ہے یہ اسمبلی پر آتی ہے یا گورنمنٹ پیچر پر آتی ہے چاہے کسی نے کیا ہے اسپیکر نے وہ دن متعین کیا ہے کہ اس دن پر بحث ہوگی اور اس دن جو ہے اس پر کٹ موشن لایا جا سکتا ہے اب سولہ تاریخ کو شام اجلاس ختم ہوا ہے سترہ صبح ہمیں یہ پیش کرنا ہے کوئی شخص اس کو ایک گھنٹے میں اسٹیڈی کر سکتا ہے اس کی وہ باریکیاں اس میں جا سکتا تھا اگر اسپیکر نے وہ دن تعین کئے ہوئے ہیں انہیں کو کیا ہے کیوں اس کو بیس میں نہیں کیا اگر حکومت کی طرف سے یہ تجاویز ہیں کہ انہیں کی بجائے بیس نہیں کیا اس میں ہمارے اپوزیشن کا قصور ہے اس میں ہمارا کوئی قصور تو نہیں ہے یہ بھی ہمیں بات معلوم ہے جناب اسپیکر جس وقت کٹ موشن پیش کئے جائیں گے پھر وہ میجرٹی کیا ہوگا آپ میجرٹی کیونکہ وہاں سے میجرٹی نے رو کیا تو ان کے فیور میں جائے گا لیکن اس میں ایک بات ہے کہ ان کی جو باریکیاں ہیں۔ (شور)

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں اس بحث لا حاصل ہے جس قاعدہ کے تحت آپ اس ایوان کو چلا رہے ہیں اس قاعدہ کے تحت آپ چلائیں۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ بیٹھیں۔

دلانا امیر زمان (سینئر وزیر): میری گزارش یہ ہے کہ قاعدے کے تحت یہ بات صحیح ہے لیکن جہاں تک رولز ہر روز میں یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ جب کتاب بڑا ہوگا تو آپ کے لئے دو دن ہے جب کتاب چھوڑا ہوگا تو آپ کے لئے ایک دن ہے..... (شور)

جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر اپوزیشن صحیح کہتی ہے میں فنانس منسٹر ہ چکا ہوں جب میں فنانس منسٹر ہ چکا ہوں تو جائز موقع ملنا چاہئے تھا۔ اسٹیڈی کا کبھی بھی ہم لوگوں نے اتنا نہیں کیا۔ نہیں کیا دو دن تو آپ نے نوٹل گیپ رکھا ہے اس میں تو کس طرح وہ تیار کرینگے یہ لاجیک

اگر آپ نے ڈیٹ لگائے وہ بھی غلط ہے یا گورنمنٹ نے بھیجی ہے وہ بھی غلط ہے ان کو گیپ ملنا چاہئے
اکیس تک لیکن ابھی تو مہنگائش ہی ختم ہو گیا وہ چیز میں کروں۔ اس لئے کیا ہے کہ پڑھ نہیں سکے۔
(اذان)

جناب اسپیکر: ہاں جملہ بولنے والے معزز اراکین کو میں نے سنا اور سننے کے بعد میں نے محسوس
کیا کہ جہاں تک رول ۱۲۱ کلاز ۲ کا تعلق ہے وہ اپنی جگہ بالکل درست۔
نواب ذوالفقار علی مگسی: ایک منٹ کا موقع دے دیں۔

جناب اسپیکر: جی نواب صاحب۔
نواب ذوالفقار علی مگسی: اب یہاں پر ایک فیصلہ تو آپ کو کرنا پڑے گا کہ غلطی کس کی تھی یا
آپ کی غلطی یا گورنمنٹ کی غلطی کیونکہ رولز کے مطابق ویسے سب نے بات کی کہ دو کلیئر ڈیز چاہئے
آپ اس کو تسلیم کرتے ہیں وہ خود بھی تسلیم کرتے ہیں سردار صاحب نے خود کہا ہے کہ ہم تسلیم کرتے
ہیں اس کو تو اس کی Responsibility کس پر آتی ہے۔

جناب اسپیکر: گورنمنٹ بھیجتی ہے ہمیشہ۔ آپ خود رہے ہیں۔ گورنمنٹ بھیجتی اپنا سارا شیڈول۔
نواب ذوالفقار علی مگسی: گورنمنٹ نے بھیجا آپ دیکھیں ابھی ہمارے نیبل پر یہ کٹ موشنز
پڑے ہیں۔ Can you give me minute speak۔

جناب اسپیکر: Please you can speak۔
نواب ذوالفقار علی مگسی: یہ ہمارے نیبل پر کٹ موشنز پڑے ہیں مانا آپ نے entertain
کیا ہے اس کٹ موشنز کو کہ ہمارے نیبل پر آ گئے۔ Obviously certain rules you
have entertained this

جناب اسپیکر: میں آ رہا ہوں جناب Please آپ تشریف رکھیں تو میں عرض کر رہا تھا کہ رولز
اپنی جگہ بالکل درست ہے اور یہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ غلطی کس کی ہے یہ دن کیوں نہیں دی میں
آ رہا ہوں۔ میں آ رہا ہوں جناب میں آ رہا ہوں مجھے پتہ ہے مجھے اپنے اختیارات کا بھی علم ہے دیکھئے

میں یہاں واضح طور پر عرض کرنا چاہوں گا کہ ازسبیل ممبرز کو۔ آپ بات کر لیں پھر میں بعد میں۔

نواب ذوالفقار علی گکسی: جناب اسپیکر صاحب آپ اس پر بحث چلانے سے بہتر ہے آپ رولنگ دے دیں۔ آپ کر دیں بات ہمیں تسلیم ہے جناب آپ کا بس۔

جناب اسپیکر: میں یہ عرض کرنا چاہوں گا یہ چاہا رہا تھا میں کہ یہ ہم سب پر لازم آتا ہے کہ ہمیں یا بحث آپ آگیا تو اس کی دیکھنے کے لئے اس کا مطالعہ کیلئے ہمیں کچھ وقت ملنا لازمی ہے یہ غلطی کس کی ہے کہ وہ اکیس کی بجائے انیس کو رکھا گیا یہ مسئلہ حل ہو جائیگا ایسی بات نہیں ہے اسپیکر کی غلطی ہے یا

حکومت کی غلطی ہے شیڈول ہمیشہ حکومت کی جانب سے آتا ہے آپ کو خود علم ہے جتنا بھی ہوتا ہے بہر کیف وہ میرا کام بھی تھا کہ میں ان کو کہتا بار کیف ہمیشہ وہی سے آتا ہے اسی پر عمل ہوتا ہے اور اس میں جو وہ آگے ۱۱۸ ہے نوڈیز والا وہ بات بھی واضح ہے مگر ایسی سچویشن میں جبکہ ازسبیل ممبرز کا استحقاق

ہے کہ وہ اس بحث پر بحث کریں اس پر کٹ موشنز لائے تو یہ ان کا حق بنتا ہے یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ آج چونکہ تین کٹ موشنز ہیں تو میں اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے جو مجھ کو ۲۲۶ کے تحت دیے گئے ہیں میں ان کٹ موشنز کو Allowed کرتا ہوں Allowed کرتا ہوں

اور۔ (شور) اور اور House is adjourned (اس موقع پر اسپیکر صاحب اٹھ کر چلے گئے) اور ایوان کی کارروائی ۱ بجکر ۳۵ منٹ پر ملتوی ہوگی۔

وقفہ کے بعد اجلاس:

جناب اسپیکر: اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ اجلاس کی کارروائی ایک بجکر پینتیس منٹ پر بیس منٹ کے لئے ملتوی ہوئی اور اجلاس دوبارہ زیر صدارت جناب اسپیکر دو بجکر دس منٹ پر شروع ہوا۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔ اسپیکر نے تحریک دہرائی: جو کہ پہلے پیش ہو چکی ہے۔ جناب اسپیکر: آپ اپنی تحریک کی وضاحت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا جنرل ایڈمنسٹریشن میں جو بجٹ ہیں جتنا خرچہ ہوا ہے پہلے سے جو خرچہ ہوا ہے اور اس میں اب جو اضافی انہوں نے مطالبات کئے ہیں اس میں ایم پی اے ہاسٹل بلوچستان ہاؤس اسلام آباد پبلک ریلیشنز اور محکمہ داخلہ آپ ذرا دیکھیں جناب والا کہ یعنی محکمہ داخلہ لے لیں جو کہ صفحہ سترہ پر ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کا جو پہلا نکتہ ہے اس کو لے لیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ سب یہی ہے جس میں ہے Other discreanatory grant for chief Minsister. ایک کروڑ پچاس لاکھ ہے اس کے

بعد صفحہ سترہ پر ہے۔ Secret service for expendature گیارہ کروڑ روپے ہے اس

کا یہ کیسے جواز بنتا ہے۔ کیا ایسے خاص حالات پیدا ہو گئے کہ گیارہ کروڑ روپے اور ڈیڑھ کروڑ روپے

دوسرا یہ جناب والا بجٹ کے ساتھ اور عوام کے ٹیکسز کے ساتھ ایک قسم کی زیادتی ہے اب آپ کہتے

ہیں کہ آپ کے پاس چونکہ میجرانی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ میں منظور کرواؤں گا یہ جناب والا صحیح نہیں

ہے۔ لیکن میں آپ کے حرکات اور سکنت لوگوں کو یہ دکھا رہا ہوں اس کے بعد آپ صفحہ انتالیس کو

دیکھیں اس میں کروڑوں روپے دو کروڑ پینتالیس لاکھ روپے پبلک ریلیشنز میں اضافی ہیں۔ تعلقات

عامہ یعنی اس میں آپ کیا کر رہے ہیں اس میں ایک آئیٹم دیکھیں نیوز پیپر۔ پیراڈاکل اینڈ بکس یہ

آپ ذرا چیک کریں اور کروڑ مین لاکھ روپے ہے یعنی یہ عوام کے خزانے کو عوام کے پیسوں کے ساتھ

ناروا ان کا استعمال نہیں ہے جناب۔ نازوا ہے دو کروڑ روپے بیس لاکھ ہیں اس میں آپ کیا اس میں

لوگ آپ کے کام نہیں دیکھ رہے ہیں آپ کام نہیں کر رہے ہیں آپ کی کا مینہ کام نہ کرے تو آپ

پبلک ریلیشنز کا تعلقات کا محکمہ اس میں فلاح اخبار نے لکھ دیا کہ آپ نے فلاں کام کر دیا ہے جناب والا

دیکھیں صفحہ ستائیس پر بلوچستان ہاؤس یہ اب خرچوں کا آپ تقابلی جائزہ لیں کہ بلوچستان ہاؤس میں

ہوم ڈیپارٹمنٹ میں اصل خرچہ پانچ کروڑ ہے اور ضمنی بجٹ۔ (مداخلت)

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب آئیٹیشن رحیم صاحب اس طرح کی غلط بات نہ کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں اس کو واپس لوں گا لیکن آپ اپنے دوست کو سمجھا دیں کہ عوام (کے پیسوں کے ساتھ ایسا مذاق نہیں اڑایا جاتا ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں پانچ کروڑ اصل خرچہ ہے اور

یہاں اٹھارہ کروڑ خرچہ کیا گیا تین سو پرنٹ اضافہ۔ (مداخلت)

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اٹھارہ کروڑ روپے یہ جناب والا بڑی زیادتی ہے اب لیتے ہیں بلوچستان ہاؤس اسلام آباد کی رقم اصل ایک کروڑ اسی لاکھ ہے اور اس وقت ایک کروڑ چھتر لاکھ ہے یہ موازنہ آپ کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر اب لیتے ہیں بلوچستان ہاؤس اسلام آباد کو اس کی رقم دیکھیں ایک کروڑ اسی لاکھ اور جنرل ہے بجٹ اور اس وقت ایک کروڑ ۶ لاکھ جناب والا یہ دیکھیں آپ یہ عوام کے پیسوں کے ساتھ یہ عوام کے میکسز کے ساتھ یہ زیادتی ہے ہم request کریں گے house سے کہ آپ مہربانی کریں۔ یہ خرچہ ہے اس کو withdraw کریں یہ پیسہ ضائع نہ کریں اور عوام کو نقصان نہ پہنچائیں مہربانی۔ ایم۔ پی۔ اے ہاسٹل کا جناب والا ایم۔ پی۔ اے ہاسٹل کا ہم یہ کہتے ہیں کہ سولہ لاکھ روپے اضافہ خرچہ لیکن ایم۔ پی۔ اے ہاسٹل کے وہ صاحب دیکھیں کہ ایم۔ پی۔ اے ہاسٹل میں کیا نہیں ہو رہا ہے نہیں نہیں اس کے ہم ذمہ دار ہے یہ ہاؤس ذمہ دار ہے یہ آپ کے حکموں نے کھائے ہیں میں بالکل سچ بولوں گا ذمہ دار اسپیکر صاحب ہے۔

جناب اسپیکر: no crass talke

عبدالرحیم خان مندوخیل: اسپیکر صاحب ذمہ دار ہے لیکن کھایا آپ کے ایڈمنسٹریشن نے مہربانی۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں جی ہاں اب میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ اگر کوئی جواب دینا چاہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): بس سر یہ جو کٹ تجاویز کیئے گئے ہیں وہ حکومت کو نا منظور ہے اس پر رائے شماری کرائے میں کیا بولوں گا۔

روایات کے تحت لایا جاتا ہے اس وقت آپ جس منصب پر بیٹھے ہیں وہ بھی روز کے تحت آپ بیٹھے ہیں اس وقت میں جہاں کھڑا ہوں بول رہا ہوں میں بھی کسی روز کے تحت بول رہا ہوں جب تک ہم اس روز کی پاسداری نہیں کریں گے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ایک دوسرے پر ہمارا اعتماد بحال ہوگا اور اس ہاؤس کے تقدس بچی رہی گی بہر حال یہ میری گزارشات تھی جہاں میں نے عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کے انکٹ موشن کا تعلق ہے میں نے پہلی ہی گزارش کی تھی کہ اختر میٹنگل صاحب کے زمانے میں ہم نے ہر جگہ کٹ رکھا تھا اور مجبوراً جو ہے نہ سال کے دوران ہم نے وہ اخراجات پورا کرنے کے لئے بجٹ سے زیادہ پیسے جو بجٹ میں allocation تھی اس سے زیادہ پیسے دینے جس کے لئے ہم یہاں آپ کے سامنے حاضر ہے اور آپ کے ہاؤس سے اس کی اجازت لینا چاہتے ہیں تو میں سمجھا ہوں کہ خرچے جائز تھے اور اس پہ آپ ہاؤس کے رائے لے لیں۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جی نہیں نہیں آپ نے بات کر لی، نہیں بات کرنے دوں گا نہیں چھوڑوں گا۔ نہیں نہیں جی چھوڑ دیں اس کو جی آپ تشریف رکھیں جی آپ بیٹھیں جی سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر ایک میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے جو اراکین اس کے حق میں ہے ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے ناکہیں۔ (لہذا تحریک نام منظور ہوئی) اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زرنمبر ایک کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زرنمبر ایک اصل حالت میں منظور ہوا) میں محترم وزیر خزانہ صاحب کا یہاں باتوں کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ میں موضوع بھی نہیں ہے باقی آپ کو علم ہے اس کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس پر اخلاقاً روایتاً قانوناً ہم پر یہ فرض ہے کہ وہ قواعد کے مطابق چلے انشاء اللہ تعالیٰ میں قواعد کے مطابق چل رہا ہوں اور چلتا رہوں گا مہربانی وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۲ پیش کریں۔

مطالبہ زرنمبر 2

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۳ لاکھ ۲۳ ہزار ۳۵ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران

بلسلسلہ مد ”صوبائی آبکاری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۳ لاکھ ۲۳ ہزار ۳ سو ۴۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی آبکاری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف نہ کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ سے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔

مطالبہ زر نمبر 3

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸ لاکھ ۴۰ ہزار ۲ سو ۷۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”اشامپ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸ لاکھ ۴۰ ہزار ۲ سو ۷۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”اشامپ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ سے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔

مطالبہ زر نمبر 4

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک لاکھ ۹۹ ہزار ۳ سو پانچ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”دیگر میکسز اور محصولات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک لاکھ ۹۹ ہزار ۳ سو پانچ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے

دوران بسلسلہ مد ”ڈیگرٹیکسز اور محصولات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ ماں کی آوازیں زیادہ ہیں تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔

مطالبہ نمبر 5

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم؟ ایک کروڑ ۲۹ لاکھ ۹۶ ہزار ۷ سو ۳۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”ایڈمنسٹریشن آف جسٹس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۲۹ لاکھ ۹۶ ہزار ۷ سو ۳۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”ایڈمنسٹریشن آف جسٹس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 6

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۵ لاکھ ۵۳ ہزار ایک سو ۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”پولیس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۵ لاکھ ۵۳ ہزار ایک سو ۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”پولیس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: اس میں کٹ موٹن آیا ہے۔ عبدالرحیم خان مندوخیل پیش کریں۔

مطالبہ نمبر ۶۔ مد "پولیس"۔ منجانب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۲ کروڑ ۵۳ لاکھ ۵۳ ہزار ایک سو ۲ روپے کے کل مطالبات زر
بلسلہ مد "پولیس" میں بقدر ۱۰۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات۔ علامتی تحریک تخفیف زر۔

جناب اسپیکر: مطالبہ ۶۔ مد "پولیس"۔ منجانب: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

تحریک یہ ہے کہ مبلغ ۲ کروڑ ۵۳ لاکھ ۵۳ ہزار ایک سو ۲ روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد
پولیس میں بقدر ۱۰۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات: علامتی تحریک تخفیف زر۔

جناب اسپیکر: اس کی وضاحت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: چونکہ محکمہ پولیس میں اعلیٰ عہدوں میں ہر وقت قواعد کو نظر انداز کیا
جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: آگے کچھ نہیں کہنا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ رولز میں ہے۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر): جناب یہ باؤس میں آیا ہوا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: مائیک بند۔ جناب یہ اس کا حصہ ہے کہ مجھے بولنے دیں۔

جناب اسپیکر: اب میں اجازت دیتا ہوں کہ آپ اس پر کچھ ارشاد فرمائیں دس منٹ آپ کیلئے
ہیں کچھ بولیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا انہوں نے پولیس کی مد میں ستائیس کروڑ روپے اضافی
خرچہ رکھ دیا ہے اور اضافی خرچہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کا کوئی جواز ہو لیکن یہاں ہمارے محکمے اور

پولیس کا محکمہ جو کہ ٹیکنیکی سروسز آرڈ فورس میں آتا ہے اس میں اتنا اضافی خرچہ مانگ رہے ہیں آپ
صفحہ چھپن ملاحظہ فرمائیں اس میں اسپیشل پولیس دس کروڑ یا بارہ کروڑ اب اس کی مختلف برانچیز ہیں لیکن

جناب والا آپ ریکارڈ منگوائیں کہ پولیس کے بڑے بڑے عہدے اے ایس آئی کے۔ ہم اپنے عوام کا ٹیکس اس لئے نہیں دیتے کہ آپ جو ہے جب ہمارے عوام اس کے لئے امتحان دیں اور آپ اس میں جو ہے امتیاز کریں اور اپنی مرضی کے منظور نظر لوگوں کو سرویس لگائے اور کل یہی لوگ عوام کے پیسوں پر لگے ہوئے ہیں اور اس کے بعد عوام کے مفاد کے خلاف کام کریں آپ پولیس کے محکمے کا ریکارڈ منگوائیں میں اس کا خصوصی طور پر ذکر کروں گا کہ کئی سال سے پشتون سینکڑوں میں نہیں لئے گئے کیا یہ آپ کو ہم حق دے سکتے ہیں یا گورنمنٹ کو اپنے عوام کے ٹیکس اس لئے دے سکتے ہیں کہ وہ پہلے ہمیں باقاعدہ مینارنی میں تبدیل کرے سرومز میں بالخصوص پولیس کی سروں میں اور پولیس کے بڑے عہدوں میں ہمیں مینارنی میں تبدیل کریں کیا یہ ہم اس کی اجازت دے سکتے ہیں ہم یقیناً نہیں اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں کہ پولیس کو یہ اضافی خرچہ اس وقت تک نہ دیں جب تک وہ ضمانت نہ دے کہ اصول کے طور پر میرٹ پر لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا پولیس کے اے ایس آئی اور دوسرے ان میں ہمیں جو نقصان ملا ہے اس میں ہمیں کمپنسیٹ کیا جائے جب تک یہ کمپنسیٹ نہیں ہوگا تو اس وقت تک یہ جائز نہیں ہے کہ آپ کو اس کی منظوری دی جائے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب جب سے میں آیا ہوں میرے دور میں آج تک پولیس میں بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): جناب ہمارے علم میں یہی آیا ہے کہ اس وقت پولیس میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس میں کافی بھرتی ہو چکی ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب انہوں نے کوئٹہ کا انٹرویو کیوں کینسل کیا۔

جناب اسپیکر: ترین صاحب آپ تشریف رکھیں شور مچانے سے بات نہیں بنتی ہے عبدالرحیم خان مندوخیل تشریف رکھے۔ جی وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب والا اس میں گزارش یہ ہے کہ پولیس اور لیویز کا کل

بجٹ جو تھا ایک ارب اکیس کروڑ روپے تھا اس میں نان سیلری کیاؤنڈ جتنے بھی تھے ان میں بچاس فی صد کنوٹی کی گئی۔ جب لائیڈ آرڈر کی صورت حال کو دیکھتے ہوئے کہ پونیس کے پاس گاڑیاں نہیں، کہیں پراپونیشن نہیں، کہیں دوسری چیزیں نہیں ہیں جب ان کی ضرورتیں پوری کی گئیں تو وہ اخراجات بڑھ گئے جس کے لئے یہ تحریک یہاں پیش کی ہے میری گزارش ہے کہ اس پر رائے شماری کرائی اور باؤس سے اجازت لی جائے۔

جناب اسپیکر: اچھا۔ سوال یہ کہ آیا مطالبہ زر نمبر چھ میں جو کنوٹی کی تحریک ہے منظور کی جائے جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے مخالف نہ کہیں۔ نہ کی تعداد زیادہ ہے لہذا کنوٹی کی تحریک نام منظور کی جاتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر چھ کو اس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے اس کے حق میں ہاں کہیں جو اس کے مخالف نہ کہیں۔ ہاں زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر چھ اصل حالت میں منظور ہوا۔ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 7

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۱۱ لاکھ ۷۰ ہزار ۲ سو ۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”قید خانہ جات و آباد کاری سزایافتگان“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۱۱ لاکھ ۷۰ ہزار ۲ سو ۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”قید خانہ جات و آباد کاری سزایافتگان“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں اس ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں ناں کہیں ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر منظور ہوا۔

وزیر خزانہ: اگلی تحریک پیش کریں کہ ایک رقم جو ایک لاکھ ۳۲ ہزار ۴ سو ۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے

دوران سلسلہ مد "نارکوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک لاکھ ۳۲ ہزار ۴ سو ۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "نارکوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 9

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "سول ورک (عملہ چارجز)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "سول ورک (عملہ چارجز)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی آوازیں زیادہ ہیں تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 10

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو ۱۳ کروڑ ۸۶ لاکھ ۶ ہزار ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "پبلک ہیلتھ سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۳ کروڑ ۸۶ لاکھ ۶ ہزار ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "پبلک ہیلتھ سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جا رہا ہے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں ہاں کی آواز زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالعہ زر نمبر 11

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے ایک رقم جو ۱۵ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "ورکس اینڈ بی۔ وائی۔ ڈی۔ اے" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۵ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "ورکس اینڈ بی۔ وائی۔ ڈی۔ اے" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف میں نہ کہیں چونکہ ہاں کی آوازیں زیادہ ہیں۔ مطالبہ زر منظور ہوا۔ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 12

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۵ لاکھ ۷۷ ہزار ۶ سو ۴ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "کیوٹی سینٹرز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم ۲۵ لاکھ ۸۷ ہزار ۶ سو ۴ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد

”کیونٹی سینٹرز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی آوازیں زیادہ ہیں، تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ نمبر 13

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک لاکھ ۲۸ ہزار ۹۹ سو ۷۹ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”آثار قدیمہ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک لاکھ ۲۸ ہزار ۹۹ سو ۷۹ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”آثار قدیمہ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ اس تحریک کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی آوازیں زیادہ ہیں تحریک منظور ہوئی۔ مطالبہ زر منظور ہوا وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 14

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۳ لاکھ ۵۶ ہزار ۲ سو ۶۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”افراد قوت اور لیبر انتظام“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۳ لاکھ ۵۶ ہزار ۲ سو ۶۱ روپے سے متجاوز ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”افراد قوت اور لیبر انتظام“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 15

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۸ لاکھ ۵۷ ہزار ۱۹ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائی جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”کھیل و تفریحی سہولیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۸ لاکھ ۵۷ ہزار ۱۹ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائی جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”کھیل و تفریحی سہولیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے۔ مطالبہ زر منظور ہوا اگلی تحریک میں پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 16

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۴ ہزار ۹۶ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ” سماجی تحفظ اور سماجی بہبود“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: ایک رقم جو ۵۴ ہزار ۹۶ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ” سماجی تحفظ اور سماجی بہبود“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔

مطالبہ زر نمبر 17

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ روپے سے متجاوز ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 18

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۱ لاکھ ۵۷ ہزار ۳ سو ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۱ لاکھ ۵۷ ہزار ۳ سو ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 19

X مطالبہ نمبر ۱۹۔ وزیر خزانہ یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ۱۲ کروڑ ۵۲ لاکھ ۳۹ ہزار ۲ سو ۱۶ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”زراعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۲ کروڑ ۵۲ لاکھ ۳۹ ہزار ۲ سو ۱۶ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”زراعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 20

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶۳ لاکھ ۸۶ ہزار ۸ سو ۸۸ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”مالیہ اراضی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶۳ لاکھ ۸۶ ہزار ۸ سو ۸۸ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”مالیہ اراضی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 21

وزیر خزانہ: تحریک ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۲۷ لاکھ ۸۳ ہزار ۳ سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ رقم جو ۳ کروڑ ۲۷ لاکھ ۸۳ ہزار ۳ سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 22

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۹ لاکھ ۹۸ ہزار ۳ سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۹ لاکھ ۹۸ ہزار ۳ سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ نمبر 23

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۶ لاکھ ۸۷ ہزار ۲ سو ۸۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”ماہی گیری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۶ لاکھ ۸۷ ہزار ۲ سو ۸۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”ماہی گیری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ نمبر 24

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۶۶ لاکھ ۸۲ ہزار ۹ سو ۱۳ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”آپاشی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۶۶ لاکھ ۸۲ ہزار ۹ سو ۱۳ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”آپاشی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ نمبر 25

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۶ لاکھ ۸۳ ہزار ۴ سو ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”دیہی ترقی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۶ لاکھ ۸۳ ہزار ۴ سو ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”دیہی ترقی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اعلیٰ تحریک پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 26

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۸ لاکھ ۴۲ ہزار ۵ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”صنعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۸ لاکھ ۴۲ ہزار ۵ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”صنعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اعلیٰ تحریک پیش کریں۔

مطالبہ نمبر 27

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے ایک رقم جو ۸ لاکھ ۲۵ ہزار ۷ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "معدنی وسائل سائنسی شعبہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸ لاکھ ۲۵ ہزار ۷ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "معدنی وسائل (سائنسی شعبہ جات)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے وہ ناں کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر منظور ہوا۔ وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ نمبر 28

ترقیاتی اخراجات:

وزیر خزانہ: ایک رقم جو ۳۳ کروڑ ۳۵ لاکھ ۱۳ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "کیونٹی سرومز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

ترقیاتی اخراجات:

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۳ کروڑ ۳۵ لاکھ ۱۳ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "کیونٹی سرومز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل کنوٹی کی تحریک پیش کریں۔

مطالبہ نمبر ۲۸ مد "کیونٹی سرومز" منجانب۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۳۴ کروڑ ۴۵ لاکھ ۱۳ ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ

مد کیونٹی سروسز میں بقدر ۱۰۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات علامتی تحریک تخفیف زر۔

جناب اسپیکر: مطالبہ نمبر ۲۸ ”مد کیونٹی سروسز“ تحریک یہ ہے کہ مبلغ ۳۴ کروڑ ۴۵ لاکھ ۱۳ ہزار

روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد کیونٹی سروسز میں بقدر ۱۰۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔

تصریحات علامتی تحریک تخفیف زر۔

جناب اسپیکر: آپ اپنی تحریک کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔ آپ اپنی تحریک کے حق میں

دلائل دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس مسئلے کو

سیریس لیں آپ مہربانی کریں عوام کے چونتیس کروڑ روپے عوام کے کیونٹی سروس میں کسی حساب کے

بغیر وضاحت کے آپ خرچ کرتے ہیں تو یہ ایسا نہیں ہے کہ عوام آپ کو معاف کریں گے جناب والا

آپ صفحہ ایک سو تیس پر دیکھیں کیونٹی سروس اس میں آپ دیکھیں انہوں نے جس طرح دیا ہوا ہے

چونتیس کروڑ پینتالیس لاکھ تیرہ ہزار یعنی اس میں کیونٹی سروسز میں بہت سی مختلف مد ہیں سب ہیڈ ہیں

آپ نے اس کی وضاحت نہیں کی ہے یعنی آپ نے کہاں خرچ کیا ہے جناب والا چونتیس کروڑ کوئی کم

رقم نہیں ہے ہمارے کل پانچ ارب روپے وہ بھی قرضے کا ہے سو کا ہے ہم پانچ ارب روپے لیتے ہیں

اس میں آپ چونتیس کروڑ روپے بغیر کسی انصاف کے لئے لیتے ہیں یہ ناجائز ہے اس میں آپ پھر۔

نیچے آپ کیا لکھتے ہیں اور کیوں لکھتے ہیں ذرا دیکھیں۔ due to adational allocation

by the federal govt. یعنی فیڈرل گورنمنٹ نے آپ کے ڈیمانڈ نمبر انتیس میں ہے وہ کہتے

ہیں وزیر اعظم نے Prime Minister directive for Chaghi Package پایا

جب پریس میں دیتے ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ سے دیتے ہیں لیکن یہاں آ کر چونتیس کروڑ روپے

ہمارے اور ہماری اسمبلی ہمارے عوام کے ٹریژری سے فیڈرل گورنمنٹ کا نام بھی پوٹن پیسہ جو ہے اس

کا حساب بھی نہیں ہے یہ زیادتی ہے اس کے بعد اس میں جو کمی ہوئی سروسز ہے اس میں ایک ورک والا ہے۔ کروڑوں روپے اس میں ورکس والے کو ملے ہیں لوگوں کا روڈ بنائیں ساتھ ستر کروڑ روپے کسی روڈ کی میٹیننس میں دکھائیں بڑا افسوس ہے اس میں ہم اپنے سامراجیوں سے اپنا چھکارا حاصل اس لئے حاصل کرتے تھے کہ ہم اپنا روڈ خود بنائیں گے ہمارے عوام اپنا روڈ بنائیں گے ابھی آپ ہمارے سارے صوبے کا کوئی روڈ کپا روڈ آپ نے میٹین کیا ہے آپ نے میٹین نہیں کیا ہے اسی طرح روڈوں میں کوئٹہ شہر میں پشتون آباد روڈ کے لئے ایک کروڑ بلکہ ایک کروڑ تیس لاکھ روپے تین سال میں رکھے ہیں اسی لاکھ روپے ریلیز ہوئے ہیں اسی لاکھ روپے آٹھ تین روپے 1997 - 1998 میں ریلیز ہوئے اور محکمے نے کھائے اور غبن کر لیا (مداخلت) جب ہم عوام کے طرف سے انکوٹری کریں گے تو پھر آپ کے لئے بڑا مشکل ہو جائے گا اس بات کی میں آپ کو نشان دہی کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کریں کہ یہ طریقے آپ اختیار نہ کریں کروڑوں روپے اسمبلی کے سامنے آپ اسمبلی کے وقار کو خراب کر رہے ہیں لیکن ہم عوام کے پاور کو سلام کرتے ہیں یہ ہم بتا دیتے ہیں جب آپ عوام کے پیسے صحیح طور پر اس کا اطلاق نہیں کریں گے تو ایک دن آئے گا کہ عوام کا اصل پاور یہ اسمبلی عوام کی اصل پاور کی نشانی ہے اگر آپ اس اسمبلی کو آپ نے کرپشن کیلئے استعمال کیا آپ نے اس اسمبلی کو اور اس کے بجٹ کو کھانے کیلئے استعمال کیا پھر عوام کی جنرل اسمبلی آئے گی ملا عمر ہوگا ٹھنی ہوگا کوئی اور ہوگا عوام ہونگے پھر آپ سب کو پکڑیں گے آپ مہربانی کریں کوئی ہوگا۔

میر ذوالفقار علی گلسی: جناب پوائنٹ آف آرڈر۔ میں مندوخیل صاحب سے ایک بات پوچھوں گا کہ کوئی ایک اسمبلی کا نام لیں جو کرپٹ نہیں ہے میرے وقت کی میرے بعد کی ہو یا کسی وقت کی ہو۔ مولانا میر زمان (سینئر منسٹر): جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ نواب صاحب نے ایک بات کہی کہ وہ کون سی اسمبلی ہے جو X نہیں ہے۔ شاید اس کی اسمبلی X تھا لیکن ہم X نہیں ہیں۔ ہم یہ واضح طور پر کہتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہم ثابت کریں گے۔

آپ بھی ہیں رحیم صاحب بھی ہیں آپ بھی ہیں ہم سب ہیں وہ گورنمنٹ کی یہاں پر بات کریں اسمبلی کے حوالے سے سب کو پروٹیسٹ کرنا چاہئے۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر و اسسا): جناب اسپیکر (مداخلت)۔۔۔۔۔ ایوان میں شور۔۔۔۔۔ مائیک بند۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم مندوخیل بسم اللہ خان کاکڑ۔ آپ بیٹھیں۔ مولانا صاحب۔۔۔۔۔ آپ تشریف۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں جی۔۔۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔۔۔ ایوان میں شور۔۔۔۔۔ مائیک بند۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم مندوخیل۔۔۔۔۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں آپ بیٹھیں جناب۔۔۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔۔۔ ایوان میں شور۔۔۔۔۔ مائیک بند۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ سردار اختر مینگل۔۔۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔۔۔ ایوان میں شور۔۔۔۔۔ مائیک بند۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں جی۔ عبدالرحیم مندوخیل۔ بٹھائیں اس کو جی۔ آپ بیٹھیں جی۔ آپ تشریف رکھیں جی آپ بیٹھیں یہ خود بخود چپ ہو جائیں گے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ ناں جی۔۔۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔۔۔ ایوان میں شور۔۔۔۔۔ مائیک بند۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں میں نہیں چھوڑوں گا جی۔ (مداخلت)۔۔۔۔۔ ایوان میں شور۔۔۔۔۔ مائیک بند۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں آپ عبدالرحیم مندوخیل خاموش رہیں۔ عبدالرحیم مندوخیل۔۔۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔۔۔ ایوان میں شور۔۔۔۔۔ مائیک بند۔۔۔۔۔

مولوی امیر زمان (سینئر منسٹر): روڈ کے حوالے سے اور لا کے حوالے سے۔۔۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔۔۔ ایوان میں شور۔۔۔۔۔ مائیک بند۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ بیٹھ جائیں جناب خدا کے لئے آپ بیٹھ جائیں۔ میں یہ تمام بحث کو اس کو

ریکارڈ سے حذف کرتا ہوں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی: جناب اسپیکر صاحب آپ ایک منٹ۔۔۔۔۔ (مدخلت۔۔۔۔۔)

ایوان میں شور۔۔۔۔۔ (ماتک بند)۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں جی۔

نواب ذوالفقار علی مگسی: میں اپنے الفاظ واپس بالکل نہیں لوٹتا اور میں اس کی وضاحت کرنا

چاہتا ہوں۔ بالکل واپس نہیں لوٹتا۔ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ صاحب آپ بولیں انھیں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی: میں اپنے الفاظ واپس بالکل نہیں لوں گا۔ اوپر اس کی وضاحت کرنا

چاہوں کہ X کے اوپر بات ہوئی میں نے خالی اس سے یہ پوچھا کہ آپ بتائیں کہ کوئی ابھی X نہیں

ہے میں نہ خالی یہ سوال پوچھتا ہوں ان سے۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں جی۔

نواب ذوالفقار علی مگسی: سوال پوچھنا کوئی گناہ ہے کسی سے پوچھنا۔

جناب اسپیکر: It is not effected issues to discuss it now.

میں نے اس ساری کارروائی حذف کر دیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی اس پہ تخفیف زر پہ بات کریں جی آپ۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر صاحب یہ جو مطالبہ زر پہ کٹ موٹن آیا ہے اور

میرے دوست عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے جس انداز میں انہوں نے اس کی فلور پہ مطلب بات

کی یا جو تاثر دینا چاہا میڈیا کو یا ہاؤس کو کہ یہ بجٹ سے باہر کوئی پیسے خرچ کیئے گئے ہیں ٹیکنکی میں اس کا

اتنا سا گزارش کر دوں اس (XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX) یہ تمام الفاظ جناب اسپیکر

صاحب کے حکم سے حذف کر دیئے گئے۔) سلسلے میں کہ یہ جتنے پیسے ہیں یہ بجٹ کے اندر ہیں۔

بجٹ کے اندر ہیں اس میں سرکئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مثال کے طور پر آپاشی میں آپ نے ساٹھ کروڑ

مطالبہ زر نمبر 29

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ۶۳ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سرومز" برداش کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ۶۳ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰/ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سرومز" برداش کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے؟ جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں۔ جو اس کے خلاف ہیں ناں کہیں۔ لہذا ہاں کی آوازیں زیادہ ہیں تحریک منظور ہو۔ مطالبہ منظور ہوا۔ مطالبات زر بابت ضمنی سال بجٹ ۹۸-۱۹۹۹ء منظور کیئے گئے اور ضمنی بجٹ بابت سال ۹۸-۱۹۹۹ء منظور ہوا۔ اب میں ایک عرض کرنا چاہوں گا۔ کہ سالانہ میزانیہ جو ہے ۲۱ جون، ۲۲ جون اور ۲۳ جون ۱۹۹۹ء کو اس پر عام بحث ہوگی جو اگلا بجٹ پر جو ہے اس پر پاس ہوگی ۲۱، ۲۲، اور ۲۳ کو۔ تو میں ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ جن جن اصحاب نے اس وقت اس پر بولنا ہے تو اپنے نام سیکرٹریٹ میں لکھوا دیں بہت بہت شکر یہ آپ کا۔ اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۱ جون بوقت گیارہ بجے دن تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ۳ بجکر 35 منٹ پر 21 جون 1999ء صبح 11 بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)